پیشکش:
الرضا
قرآن و فقہ اکیڈمی

مصنف
انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

نظر ثانی
ابو احمد مفتی انس رضا قادری

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتوی نمبر

فہرست	فتویٰ نمبر

فتویٰ نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
	ذبح
1070	ذبح میں دو رگیں کٹیں تو جانور کا حکم
1071	ذبح سے پہلے جانور کو بھوکا پیاسا رکھنا کیسا؟
1072	بڑے جانور سے ایک سے زائد عقیقے کرنا
1073	ناپاکی کی حالت میں جانور ذبح کرنے کا حکم
	جائز و ناجائز
1074	کھانا کھاتے ہوئے باتیں کرنے کا حکم
1075	غیر اللہ (والدین وغیرہ) کی قسم اٹھانے کا حکم
1076	عورت کے سلام کا جواب دینے کا حکم
1077	مرد کا بیوی کو خون عطیہ کرنا
1078	کسی کے مرنے پر کسی کو چالیس دن تک کھانا کھلانا
1079	کسی معزز دینی کے لیے تعظیما کھڑے ہونے کا حکم
1080	مردوں کا کندھوں کے نیچے تک بال رکھنا

فتویٰ نمبر	فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر

فرمان آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ایک فقیہ(عالم) ہزار عابد(عبادت گزاروں) سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔

(''سنن الترمذي''، کتاب العلم ،باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة ،الحدیث:2690،جلد4،صفحہ311)

عقائد

مردے، زندوں کا کلام سنتے ہیں

سوال: کیا مردے زندوں کی آواز سنتے ہیں؟

USER ID: محمد حفیظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں مردے زندوں کی آواز سنتے ہیں بلکہ اگر کوئی کسی قبر والے کو سلام کرے تو مردہ اس کا سلام سنتا اور سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے: جب کفار کی لاشیں بدر کے گڑھے میں ڈال دی گئیں تو حضور سرور عالم ﷺ نے اس گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر مقتولین کا نام لے کر اس طرح پکارا کہ اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے فلاں! اے فلاں! کیا تم لوگوں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ ہم نے تو اپنے رب کے وعدہ کو بالکل ٹھیک سچ پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے جب دیکھا کہ حضور ﷺ کفار کی لاشوں سے خطاب فرمارہے ہیں تو ان کو بڑا تعجب ہوا۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ ان بے روح کے جسموں سے کلام فرمارہے ہیں؟ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! قسم خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم (زندہ لوگ) میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سن سکتے لیکن اتنی بات ہے کہ یہ مردے جواب نہیں دے سکتے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی جھل، الحدیث: ۳۹۷۶)

مصنفات ابی العباس میں ہے: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من احد یمر بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ و رد علیہ السلام ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص بھی اپنے کسی جاننے والے کی قبر پر گذرتا ہے، اور اس کو سلام کرتا ہے، وہ مردہ اس کو پہچان لیتا ہے، اور اس کو سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔"

(مصنّفات أبي العبّاس الأصمّ: 419 / 11)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

اسلام لانا سابقہ تمام گناہوں کو مٹاتا ہے

سوال: کیا اسلام لانے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

USER ID: جانی ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں اسلام سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الإِسْلَامَ فِي قَلْبِي، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أُبْسُطْ يَمِينَكَ فَلأُبَايِعكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيَ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو! قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ۔ ترجمہ: جب اللہ نے میرے دل میں مشرف باسلام ہونے کا خیال ڈالا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ آگے کر دیا؛ لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہاتھ کھینچ لیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میری خطائیں بخش دی جائیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام قبول کرنا سابقہ سبھی گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ہجرت بھی پہلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج بھی ماضی کے گناہوں کو زائل کر دیتا ہے۔

(مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، 1: 112، رقم: 121)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

ہر کام اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے، کہنا

سوال: یہ کہنا کہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے کیسا ہے؟

USER ID: میاں اشتیاق عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں پوچھا گیا جملہ کہنا اس اعتبار سے درست ہے کہ ہر کام اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے لیکن جو بھی ناجائز کام اگر کوئی کرتا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی رضا نہیں البتہ اللہ عزوجل کی قدرت سے باہر نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدہ رکھنا اسلامی عقائد کا حصہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا ہر کام اللہ تعالی کے چاہنے سے ہی ہوتا ہے، اس کی چاہت اور ارادے کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا حتی کہ اگر وہ نہ چاہے تو بندہ کچھ چاہ بھی نہیں سکتا چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۠ (۲۹) ترجمہ کنز الایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب۔ (القرآن، پارہ 30، سورۃ التکویر، آیت 29)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

حضور ﷺ اللہ کا نور ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حضور ﷺ کو نور اللہ کہا جاتا اس کی وضاحت کر دیں؟

USER ID: رائے محمد اقبال قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اللہ پاک نے تمام مخلوق سے پہلے ہمارے آقا و مولا، محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا، پھر ساری کائنات کو اُسی نور سے وجود بخشا اسی اعتبار سے حضور ﷺ کو نور اللہ یعنی اللہ کا نور کہا جاتا ہے۔ مصنف عبد الرزاق میں ہے: عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما قال: قلت یارسول اللہ ﷺ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا

(الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف لعبد الرزاق، ص63، حدیث: 18، المواھب اللدنیہ، 1/36)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

قرآن میں ایک حرف کی تبدیلی بھی ممکن نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیسے معلوم ہو کہ جو قرآن پاک ہم پڑھ رہے ہیں مسلمانوں کا ہے یا قادیانیوں کا ہے؟

USER ID: عامر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن پاک جس حالت پر نازل ہوا اسی حالت پر موجود ہے اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہی ہوئی کیونکہ قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے خود لیا ہے اس میں کسی کے لیے بھی رد و بدل ممکن ہی نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ﴿۹﴾ ترجمہ: بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (القرآن، سورۃ الحجر، آیت 9)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یاد رہے کہ تمام جن وانس اور ساری مخلوق میں یہ طاقت نہیں ہے کہ قرآنِ کریم میں سے ایک حرف کی کمی بیشی یا تغیر اور تبدیلی کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے، دوسری کسی کتاب کو یہ بات مُیَسَّر نہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، سورۃ الحجر، تحت الآیۃ 9،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ 1 اکتوبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

طہارت

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1006

تین ماہ کا حمل ضائع ہو تو خون کا حکم

سوال: تین ماہ کا حمل ضائع ہو جائے تو آنے والا خون حیض ہے یا نفاس یا استحاضہ ؟

USER ID: محمد مہتاب انجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

تین ماہ کا حمل ساقط ہو گیا تو آنے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا کیونکہ نفاس کے خون کے لیے یہ شرط ہے کہ بچے کا ایک عضو (ہاتھ، پاؤں، انگلیاں) بن چکا ہو اور اعضاء کا بننا فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام کی تصریحات کے مطابق 120 دن کے بعد ہی شروع ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں ہوتا اور اگر یہ خون تین دن تک جاری رہتا ہے تو اس صورت میں یہ خون حیض کا شمار ہوگا، جبکہ اس سے پہلے پاکی کے پندرہ ایام گزر چکے ہوں اور اگر خون تین دن سے کم آیا یا پاکی کے ایام پندرہ نہیں گزرے تو یہ خون استحاضہ ہوگا۔ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(وسقط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل) أو أصبع أو ظفر أو شعر، ولا يستبين خلقه إلا بعد مائة وعشرين يوما (ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء)۔۔۔فإن لم يظهر له شيء فليس بشيء، والمرئي حيض إن دام ثلاثا وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة"یعنی حمل ساقط ہوا اور اس کا کوئی عضو بن چکا تھا جیسے ہاتھ یا پاؤں یا انگلیاں یا ناخن یا بال، تو اس صورت میں وہ حکماً بچہ کہلائے گا اور عورت آنے والے خون کے ذریعے نفاس والی شمار ہوگی۔ یاد رہے کہ ایک سو بیس دن کے بعد ہی عضو کا بننا ظاہر ہوتا ہے۔۔۔۔اور اگر اس حمل کا کوئی عضو ظاہر نہیں ہوا تھا تو اس صورت میں نفاس کا حکم نہیں ہوگا۔ البتہ اس صورت میں اگر یہ آنے والا خون تین دن تک جاری رہے اور اس سے پہلے پاکی کے پندرہ دن گزر چکے ہوں تو یہ خون حیض کا شمار ہوگا، ورنہ پھر استحاضہ کا شمار ہوگا۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص551-549، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً وملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ/6 جولائی 2023ء

بغیر وضو قرآن پاک کو چھونے کا حکم

سوال: بغیر وضو قرآن پاک کو چھونے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: فیضان چٹھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

قرآن پاک یا اس کی کوئی آیت بغیر وضو چھونا حرام ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ(79)۔ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔ (القرآن، سورۃ الواقعہ، آیت 79)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قرآن پاک کو وہی ہاتھ لگائے جو پاک ہو۔ (معجم صغیر، باب الیاء، من اسمہ یحیی، ص ۱۳۹، الجزء الثانی)

نور الایضاح میں ہے: الوضوٴ علی ثلاثة اقسام: الاول فرض علی المحدث للصلاة ولو كانت نفلا و لصلاة الجنازة و سجدة التلاوة ولمس القرآن ولو آية ترجمہ: وضو کی تین اقسام ہیں پہلی قسم حدث والے پر نماز کے لیے چاہے نفل نماز ہو اور نماز جنازہ کے لیے اور سجدہ تلاوت کے لیے اور قرآن کو چھونے کے لیے اگرچہ ایک ہی آیت ہو وضو کرنا فرض ہے۔

(نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی اوصاف الوضوء، صفحہ 37، المکتبۃ العصریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1008

دانتوں پر خول چڑھانے کا حکم

سوال: دانتوں کو کیڑا لگنے کی صورت میں دانتوں پر خول چڑہانا کیسا ہے؟ اور وضو و غسل میں اسے اتارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور مصنوعی داڑھ مسوڑھے سے لگوانے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: عتیق رحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ضرورتا دانتوں پر خول چڑھانا شرعی طور پر جائز ہے اور اگر کسی نے خول چڑہایا ہو اگر وہ خول منہ میں فکس نہیں ہے کہ بآسانی اتر جاتا ہے، تو اس کو اتار کر وضو و غسل کرنا ہوگا اور اگر ایسا فکس ہے کہ بآسانی اتر نہیں سکتا، بلکہ اتارنا تکلیف دہ ہے، تو وضو و غسل کرتے ہوئے اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ بھی جائے، اس کو اتارنا ضروری نہیں ہے۔ اس کے بغیر ہی وضو و غسل ہو جائے گا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچانے کو وُضو میں ترکِ سنّت اور غسل میں ترکِ فرض قرار نہ دیا جائے گا ایسے ہی تار سے باندھا ہو یا کسی مسالے وغیرہ سے جمایا ہو یا دانتوں میں چونا یا مِسّی کی ریخیں جم گئی ہوں تو شرعی طور پر اس کے نیچے پانی بہانا ضروری نہیں یونہی مصنوعی دانت لگوانے کی صورت میں اگر دانت کو اُتارنا حرج و مشقّت کا باعث ہو تو اُتار کر نیچے پانی بہانے کی حاجت نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1009

ناپاکی کی حالت میں نعت پڑھنا

سوال: کیا عورت ناپاکی کی حالت میں نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ سکتی ہے؟

USER ID: حامد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت ناپاکی کی حالت میں نعت پڑھ سکتی ہے البتہ بہتر ہے کہ نعت رسول ﷺ پڑھنے سے پہلے وضو یا کلی کر لے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ان سب (جن پر غسل فرض ہو) کو۔۔۔درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلی کرکے پڑھیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 328، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1010

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حیض سے پہلے اور بعد سفید رطوبت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حیض شروع ہونے سے پہلے اور اور حیض ختم ہونے کے بعد سفید رنگ کی رطوبت نکلتی ہے کیا وہ حیض کا حصہ ہے؟

USER ID: محمد شعیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ سفیدی حیض نہیں ہے کیونکہ حیض کے چھ رنگ ہیں جن میں سفید رنگ شامل نہیں لہذا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں ہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 372، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نجاست کے متعلق ایک درھم کی مقدار

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نجاستوں کے احکام میں ایک درھم کی مقدار کا لکھا ہوتا ہے یہ مقدار کتنی ہو تو درھم کی مقدار کہلائے گی؟

USER ID: محمد عثمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ایک درھم کی مقدار نجاست کے اعتبار سے مختلف ہے نجاست گاڑھی ہو تو وہاں درھم سے مراد اس نجاست کا ساڑھے چار ماشہ کا ہونا ہو گا اور اگر نجاست پتلی ہو تو لمبائی چوڑائی میں ایک درھم کی مقدار مراد ہو گی۔اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نجاستِ غلیظہ کا دِرہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو دِرہم سے مراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے، لہٰذا اگر نجاست دِرہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مراد وَزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نجاستِ غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ111، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1012

معذور شرعی کا وضو کر کے بلا حائل قرآن چھونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ 70 سالہ خاتون کو پیشاب کے قطروں کا مرض ہے جو مسلسل آتے ہیں تو کیا وہ وضو کر کے قرآن کو چھو کر پڑھ سکتی ہے؟

USER ID: شہزادہ مہرعلی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر ان کو اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکیں تو وہ معذور شرعی ہیں معذور شرعی کا حکم یہ ہے کہ وہ فرض نماز کا وقت ہو جانے پر وضو کرے اور آخر وقت تک جتنے فرائض و نوافل چاہے اس وضو سے پڑھ سکتا ہے نیز وہ قرآن کریم کو بغیر حائل ہاتھ بھی لگا سکتا ہے لہذا یہ خاتون ایک فرض نماز کے وقت کے اندر وضو کر کے بلا حائل قرآن کو چھو سکتی ہیں البتہ نماز کا وقت گزر جانے پر انہیں دوبارہ سے وضو کرنا ہو گا۔ معذور شرعی کے متعلق تفصیلی کلام کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا۔

(بہار شریعت جلد 1، حصہ 2، صفحہ 385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ / 1 اکتوبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

بچی اور بچے کے پیشاب کو دھونے کا فرق

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حدیث نظر سے گزری جس میں فرمایا کہ بچے کا پیشاب کپڑے پر لگے تو پانی کے چھینٹے مارو یہی کافی ہیں اور لڑکی کا پیشاب لگے تو دھولو۔ تو فقہ حنفی میں لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا الگ حکم ہے کیا؟

USER ID: فیاض علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فقہ حنفی میں لڑکی اور لڑکے کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہے کہ جس کپڑے پر پیشاب لگے اس کپڑے کو دھویا جائے چھینٹے مارنے سے کپڑا پاک نہیں ہوگا اور حدیث پاک میں لفظ نضح آیا ہے جس کا معنی چھینٹے مارنا نہیں بلکہ پانی بہانا مراد ہے یعنی لڑکے کے پیشاب کو مبالغہ کے ساتھ دھونے کی نفی ہے مطلقا دھونے کی نفی نہیں۔ اسی طرح کی حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہاں نَضۡحٌ کے معنی پانی بہانا ہے نہ کہ چھینٹا دینا اور لم یَغۡسِلۡ کے معنی ہیں بہت مبالغہ سے نہ دھویا کیونکہ ایسے لڑکے کا پیشاب پتلا اور کم بدبودار ہوتا ہے، ورنہ یہی نَضۡحٌ حضرت اسماء کی حدیث میں حیض کے خون کے بارے میں آچکا ہے اگر یہاں اس لفظ سے شیر خوار لڑکے کا پیشاب پاک مانا جائے یا وہاں چھینٹا مانا جائے تو حیض کا خون بھی پاک ماننا پڑے گا اور وہاں چھینٹا کافی ماننا پڑے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد1، صفحہ468، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ / 1 اکتوبر 2023ء

اذان

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1014

دوران سفر جماعت کے لیے اذان واقامت

سوال: سفر کے دوران اگر گاڑی رکے تو جماعت کروانے کے لیے اذان واقامت کہنی ہوگی یا نہیں؟

USER ID: فرخ شہزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دوران سفر جماعت کے لیے اذان واقامت کہی جائے کہ دوران سفر جماعت کے لیے اذان واقامت کہنا مستحب ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وندب الأذان والإقامة للمسافر والمقيم في بيته وليس على العبيد أذان ولا إقامة كذا في التبيين ترجمہ: اور مسافر کے لیے اور مقیم کے لیے گھر میں اذان واقامت کہنا مستحب ہے اور غلاموں پر نہ اذان ہے نہ اقامت ایسا ہی تبیین میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد 1، صفحہ 53، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

غلط تلفظ والی اذان کا اعادہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اذان غلط کہی گئی تو اس کا اعادہ کیا جائے گا یا نہیں؟

USER ID: رمیز خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اذان میں تلفظ کی ایسی غلطی جس سے معنی بگڑ جائیں جائز نہیں جیسے اکبر کی جگہ اکبار پڑھا تو یہ حرام ہے اور ایسی اذان کا جواب بھی نہ دیا جائے اور ایسی اذان کہی گئی تو دوبارہ درست تلفظ والا اذان کا اعادہ کرے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلمات اذان میں لحن حرام ہے، مثلا اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، یوہیں اکبر میں بے کے بعد الف پڑھانا حرام ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ468، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

نماز
و
جمعہ

دعا مانگتے ہوئے ہاتھوں کے درمیان فاصلہ

سوال: دعا مانگتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر رکھے جائیں یا ہاتھوں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیے درست طریقہ کیا ہے؟

USER ID: جانی ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر رکھنا کہ ان دونوں میں فاصلہ ہو افضل ہے لہذا دعا مانگتے ہوئے ہاتھوں کو ملانے یا ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ چڑھانے کے بجائے ہاتھوں کو پھیلا کر درمیان میں فاصلہ رکھ کر دعا مانگی جائے یہی درست طریقہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا علامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: افضل یہ ہے کہ دعا میں دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور ان کے درمیان فاصلہ رکھے اگرچہ قلیل ہو۔ ایک ہاتھ کو دوسرے پر نہ چڑھائے۔

(روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵، ۳ / ۱۷۸ ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
20 صفر المظفر 1445ھ/6 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

سوال: نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اس کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

USER ID: ظہور قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا شرعاً جائز ہے اور اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے البتہ بلند آواز سے ذکر کرنے میں یہ احتیاط پیشِ نظر رہے کہ سوتے ہوئے لوگوں کی نیند میں خَلل نہ آئے یا نمازی یا تلاوت کرنے والے کو تشویش نہ ہو۔ صحیح مسلم میں ہے:

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے: "فرائض سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکرُ اللہ کرنا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں مروّج تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ (بچپن میں اپنے گھر میں) جب میں اِس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔"

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، ص ۲۹۴، حدیث: ۵۸۳۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

شافعی امام کے پیچھے حنفی کی نماز کا حکم

سوال: کیا شافعی امام کے پیچھے حنفی کی نماز جائز ہے؟ شافعی حضرات ظہر کی نماز حنفی وقت ہونے سے پہلے پڑھتے ہیں کیا ان کے پیچھے حنفی کی نماز ہو جائے گی؟

USER ID: زمزم رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شافعی امام سُنّی صحیح العقیدہ ہے اور طہارت و شرائط وارکانِ نماز میں مذہب حنفی کی رعایت کرتا ہے تو اس کے پیچھے حنفی کی نماز بلا کراہت جائز ہے اور اگر حنفی کو معلوم ہو کہ خاص اس نماز میں شافعی امام نے مذہب حنفی کی رعایت نہیں کی ہے مثلاً خون نکلا اور اس نے وضو نہیں کیا یا چوتھائی سر سے کم کا اس نے مسح کیا، یا عصر یا عشاء کا وقت مذہب شافعی کے مطابق ہو گیا تھا مگر ابھی مذہب حنفی کے اعتبار سے نماز کا وقت نہیں ہوا تھا اور اس نے عصر یا عشاء پڑھائی تو اس کے پیچھے حنفی کا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سیدنا امام احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اگر شافعی طہارت و نماز میں فرائض وارکان میں مذہب حنفی کی رعایت کرتا ہے اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے اگرچہ حنفی کے پیچھے افضل ہے، اور اگر حال رعایت و عدم رعایت معلوم نہ ہو تو قدرے کراہت کے ساتھ جائز اور اگر عادتِ عدمِ رعایت معلوم ہو تو کراہت شدید ہے اور اگر معلوم ہو کہ خاص اس نماز میں رعایت نہ کی تو حنفی کو اس کی اقتدا جائز نہیں اس کے پیچھے نماز نہ ہو گی صورتِ اول و دوم میں شریک ہو جائے اور صورتِ سوم میں شریک نہ ہو اور چہارم میں تو نماز ہی باطل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 3، صفحہ 228، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الاول 1445ھ 20 جولائی 2023ء

1019

مسجد میں نماز کے لیے جگہ خاص کرلینا

سوال: کچھ لوگ مسجد میں آکر اپنے لیے جگہ مختص کرنے کے لیے ایک جگہ ٹوپی یا رومال رکھ دیتے ہیں اور وضو کرنے چلے جاتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

USER ID: عمر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد میں اپنے لئے اس طور پر کوئی جگہ مقرر کرلینا کہ بندہ خاص اسی جگہ پر نماز پڑھے، اس کے علاوہ اور جگہ نہ پڑھے، تو یہ مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس طرح باقاعدہ جگہ مخصوص کرنے کا کوئی معاملہ نہیں ہوتا، مثلاً کوئی شخص مسجد میں آیا اور کسی جگہ کوئی کپڑا وغیرہ رکھ کر وضو وغیرہ کرنے چلے گیا اور پھر بعد میں اسی جگہ آکر بیٹھ گیا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کرلینا کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الاول 1445ھ 20 جولائی 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1020

داڑھی منڈانے سے توبہ کرنے والے کے پیچھے نماز

سوال: ایک مٹھی سے کم داڑھی رکھنے والا اگر توبہ کرلے تو مٹھی داڑھی ہونے سے پہلے کیا وہ امامت کروا سکتا ہے؟

USER ID: حافظ محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جب تک اس کی توبہ مشاہدے سے قابل اطمینان نہ ہو جائے وہ امامت نہیں کروا سکتا اور اگر اس کی توبہ قابل اطمینان ہو تو داڑھی مکمل ہونے سے پہلے بھی امامت کروا سکتا ہے البتہ جو حفاظ رمضان المبارک میں داڑھی تراویح پڑھانے کے لیے حیلہ کرتے ہیں پھر کٹوا دیتے ہیں ان کی توبہ کا اعتبار نہیں۔ فاسق کی توبہ کے قبول کرنے اور اسے امام بنانے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: "اللہ عزوجل اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ بخشتا ہے۔(وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ) (یعنی: اور وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے) جو لوگ توبہ نہیں مانتے، گنہگار ہیں، ہاں اگر اس کی حالت تجربہ سے قابل اطمینان نہ ہو اور یہ کہیں کہ تو نے توبہ کی اللہ توبہ قبول کرے۔ ہم تجھے امام اس وقت بنائیں گے، جب تیری صلاح حال ظاہر ہو، تو یہ بجا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 605، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فسق اعلانیہ کا مرتکب شخص اگر اپنے گناہ سے توبہ کرلے اور توبہ کے بعد اس کی ظاہری حالت قابل اطمینان ہو جائے، تو اس کو امام بنانے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت سے فاسق معلن جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کرلی تھی، اس کی امامت کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ نے جواب میں فرمایا: "جب بعد توبہ صلاح حال ظاہر ہو، اس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں، اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 605، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

ناپاک کپڑوں میں بھول کر نماز

سوال: اگر کپڑے ناپاک تھے اور پتہ نہیں تھا نمازیں پڑھیں اگلے دن پتہ چلا تو جو نمازیں پڑھیں ان کا کیا حکم ہے؟

USER ID:اسد عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کپڑوں میں نجاست بقدرِ مانع (یعنی اتنی نجاست ہو ناکہ جس سے نماز نہ ہو) لگی ہو اور بھول کر ان میں نماز پڑھ لی بعد میں پتا چلا کہ کپڑے ناپاک تھے تو نماز دوبارہ پڑھنا ہو گی، اگر وقت گزرنے کے بعد پتا چلا تو قضا کی نیّت سے پڑھنا ہو گی۔ المبسوط للسرخسی میں ہے: واذا صلی وفی ثوبہ من الروث، ۔۔۔ او البول ما لایوکل لحمہ من الدواب او خرء الدجاجۃ اکثر من قدر الدرھم لم تجز صلاتہ ترجمہ: اور جب اس نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جس میں لید یا حرام جانور کا پیشاب اور مرغی کی بیٹ لگی تھی جو کہ درھم سے زائد تھی تو نماز نہ ہو گی۔

(المبسوط للسرخسی، جلد1، صفحہ60، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نماز وتر کی قضا کا حکم

سوال: عشاء کی نماز کے بعد وتر نہیں پڑھے تو ان کا کیا حکم ہے؟

USER ID: جاوید اقبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

وتر واجب ہیں بلا عذر شرعی ان کا ترک کرنا جائز نہیں اور اگر یہ ادا نہ کیے چاہے بھول کر یا جان بوجھ کر تو بہر صورت ان کی قضا پڑھنا واجب ہے لہذا تین مکروہ اوقات کے علاوہ جب چاہیں ان کی قضا پڑھ لیں واجب ادا ہو جائے گا۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ویجب القضاء بترکه ناسیًا أو عامدًا وإن طالت المدۃ

ترجمہ: اور وتر جان بوجھ کر یا بھولے سے چھوڑنے پر ان کی قضا واجب ہے اگرچہ لمبی مدت ہو جائے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ111، کوئٹہ)

اسی میں ہے: كُلُّ صَلَاةٍ فَاتَتْ عَنِ الْوَقْتِ بَعْدَ وُجُوبِهَا فِيهِ يَلْزَمُهُ قَضَاؤُهَا سَوَاءٌ كَانَتْ الْفَوَائِتُ كَثِيرَةً أَوْ قَلِيلَةً وَالْقَضَاءُ فَرْضٌ فِي الْفَرْضِ وَوَاجِبٌ فِي الْوَاجِبِ، ملخصا ترجمہ: جو نماز وقت پر واجب ہونے کے بعد چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے خواہ چھوٹی ہوئی نمازیں کم ہوں یا زائد، فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ121، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1023

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نماز جنازہ کا حکم

سوال: ایک بندے نے اپنی نانی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جبکہ وہ موجود بھی تھا تو کیا وہ گنہگار ہو گا؟

USER ID: علامہ احمد فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر کچھ لوگوں نے نماز جنازہ ادا کر لی تو نانی کا نماز جنازہ نہ پڑھنے کے سبب گناہ نہیں ہو گا کیونکہ نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے اگر کچھ نے ادا کر لی تو بقیہ سے بھی فرض ساقط ہو جاتا ہے البتہ عظیم ثواب سے محروم رہا کہ نماز جنازہ میں شرکت کے فضائل احادیث میں بکثرت آئے ہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: انها فرض كفاية إذا قام به البعض يسقط عن الباقين؛ لأن ما هو الفرض، وهو قضاء حق الميت يحصل بالبعض، ترجمہ: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جب بعض لوگوں نے اسے قائم کر لیا تو بقیہ سے فرض ساقط ہو جائے گا اس لیے کہ یہ ایسا فرض ہے جو میت کا حق پورا کرنا ہے اور یہ بعض سے حاصل ہو جائے گا۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب احکام الشرائع، جلد 1، صفحہ 311، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

نماز میں خوف خدا کے سبب رونا

سوال: کیا نماز میں ہم اپنے گناہوں کا سوچ کر جہنم کے خوف سے رو سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID: جاوید اقبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز میں خوف خدا، جہنم کے خوف، گناہوں پر ندامت کے سبب رونا بلکل جائز اور احادیث سے ثابت ہے اور اس وجہ سے رونے میں نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ تکلیف و درد کی وجہ سے رونے کے دوران اگر دو حروف نکل گئے جیسے آہ، اف، تف وغیرہ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ولو أنّ فی صلاته أو تأوه أو بكى فارتفع بكاؤه فحصل له حروف فإن كان من ذكر الجنة أو النار فصلاته تامة وإن كان من وجع أو مصيبة فسدت صلاته ولو تأوه لكثرة الذنوب لايقطع الصلاة ولو بكى فی صلاته۔

ترجمہ: اگر نماز میں بلند آواز سے رویا اور اس سے آہ، اوہ کے الفاظ پیدا ہوئے اگر تو جنت یا جہنم کے تذکرہ کے وقت ایسا ہوا تو نماز درست ہے اور اگر کسی تکلیف یا دنیاوی مصیبت کی وجہ سے رویا اور الفاظ پیدا ہوئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(فتاوی ھندیہ جلد 1 صفحہ 101 دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

نماز میں رب اجعلنی کی جگہ کوئی اور دعا

سوال: کیا نماز میں ہم دعا رب اجعلنی کی جگہ کوئی اور دعا پڑھ سکتے ہیں؟

USER ID: آصف نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز کے میں رب اجعلنی کے بجائے کوئی بھی دعائے ماثورہ بھی پڑھ سکتے ہیں جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئی ہیں یہی معروف دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔البحر الرائق میں ہے :

(قوله: ودعا بما يشبه ألفاظ القرآن والسنة لا كلام الناس) أى بالدعاء الموجود فى القرآن، ۔۔۔ وقوله: والسنة، ۔۔۔ دعا بما يشبه ألفاظ السنة، وهى الأدعية المأثورة،

ترجمہ: ماتن کا قول کہ نمازی دعا کرے اس کے ساتھ جو قرآن و سنت کے مشابہ ہو نہ کہ لوگوں کے کلام کے یعنی ایسی دعا جو قرآن میں موجود ہے اور ماتن کا قول سنت (یعنی) وہ ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے جو سنت کے مشابہ ہوں اور یہ ماثورہ دعائیں ہیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 1، صفحہ 349، دار الکتب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

عورت کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

سوال: کیا عورت بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

USER ID: فیضان چنھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں عورت بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھ سکتی ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں احادیث مبارکہ میں جن جگہوں پر جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ مردوں کے ساتھ خاص ہے اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے میں عورت کے لیے آسانی ہے کہ بال مکمل چھپ جائیں گے اور عورت کو نماز میں بالوں کا چھپانا فرض ہے۔ مفتی فضیل رضا عطاری دامت برکاتھم القدسیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: احادیثِ طیّبہ میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے جُوڑا بندھے بالوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جو ممانعت فرمائی ہے وہ مردوں کے ساتھ خاص ہے جس کی صراحت خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، عورتوں کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔۔۔ عورت کے بال سترِ عورت میں داخل ہیں یعنی غیر محرم کے سامنے اور بالخصوص نماز میں ان کو چھپانا فرض ہے، اگر عورتیں جُوڑا نہ باندھیں تو حالتِ نماز میں اُن کے بال بکھر سکتے ہیں، جس سے اُن کے بالوں کی بے ستری کا اندیشہ ہے، جس سے نماز پر اثر بھی پڑے گا، لہٰذا اگر عورتیں اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھا کر کے گرہ لگالیں یا اُن کو کیچر وغیرہ کے ذریعہ گرفت میں لے لیں تو بالوں کو چھپانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

(دار الافتاء اہلسنت، فتوی نمبر: 90، تاریخ اجراء: 03 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ/05 اگست 2019ء)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

مرد کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کوئی مرد اگر بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

USER ID: شہزاد اعظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مرد کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا ناجائز و حرام ہے اور اس کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی کیونکہ حدیث پاک میں اس سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ در مختار میں ہے" (وصلاته مع۔۔۔عقص شعره) "ترجمہ: بالوں کی چوٹی بنا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کے تحت رد المحتار میں ہے" (قوله وعقص شعره إلخ) أي ضفره وفتله، والمراد به أن يجعله على هامته ويشده بصمغ، أو أن يلف ذوائبه حول رأسه كما يفعله النساء في بعض الأوقات، أو يجمع الشعر كله من قبل القفا ويشده بخيط أو خرقة كي لا يصيب الأرض إذا سجد؛ وجميع ذلك مكروه، ولما روى الطبراني «أنه - عليه الصلاة والسلام - نهى أن يصلي الرجل ورأسه معقوص» " وأخرج الستة عنه - صلى الله عليه وسلم - «أمرت أن أسجد على سبعة أعضاء، وأن لا أكف شعرا ولا ثوبا» "ترجمہ: (مصنف کا قول: بالوں کی چوٹی بنانا) بالوں کو گوندھنا اور ان کی لِٹ بنانا، اور اس سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو سر پر اکٹھا کر کے گوند کے ساتھ باندھ دے، یا بالوں کی مینڈھیوں کو سر کے گرد لپیٹ دے جیسا کہ بعض اوقات عورتیں کرتی ہیں یا تمام بالوں کو گُدی کی جانب سے جمع کر کے دھاگے یا کپڑے کے ٹکڑے کے ساتھ باندھے تاکہ سجدہ کی حالت میں وہ زمین پر نہ لگیں اور یہ تمام صورتیں مکروہ ہیں کیونکہ امام طبرانی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس حالت میں نماز ادا کرے کہ اس نے بالوں کی چوٹی بنائی ہو، اور صحاح ستہ میں حضور علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے کو نہ سمیٹوں۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج 1، ص 641،642، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

1028

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں منہ میں کوئی چیز رکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منہ میں کوئی چیز رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے جبکہ اسے نگلے نہ؟

USER ID: مہر اسلام یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منہ میں کوئی چیز رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے جبکہ قراءت میں کوئی دشواری نہ ہو اور اگر قراءت میں دشواری ہو کہ ایسے حروف نکلیں جو قرآن سے ہی نہ ہوں یا معنی فاسد ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں: مونھ (منہ) میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 635، مکتبۃ المدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

خواجہ سرا، کی امامت کا حکم

سوال: کیا خواجہ سرا، امامت کرواسکتا ہے؟

USER ID: احتشام طیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

خواجہ سرا، اگر ایسا ہو کہ اس میں مرد کی علامات غالب ہوں تو وہ مرد ہی ہے اور بقیہ شرائط پائی جائیں تو مردوں کی امامت کرواسکتا ہے اور اگر اس میں عورتوں کی علامات غالب ہوں یا خنثی مشکل ہو(یعنی مرد و عورت دونوں کی علامات ہوں اور کوئی جانب راجح نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) تو مردوں کی امامت نہیں کروا سکتا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: امامة الخنثى المشكل للنساء جائزة ---و للرجال و الخنثى مثله لا يجوز ترجمہ: خنثی مشکل (جس میں مرد و عورت دونوں کی علامات پائی جائیں کوئی جانب راجح نہ ہو) کا عورتوں کی امامت کروانا جائز ہے اور مردوں یا اپنے جیسے خنثی مشکل کی امامت کروانا جائز نہیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث، جلد1، صفحہ 85، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

چلتی گاڑی میں نماز پڑھنے کا حکم

سوال: جب ہم موٹروے پر سفر کرتے ہیں تو گاڑی راستے میں دو نمازوں کے اوقات میں رکتی ہی نہیں تو اس صورت میں کیا گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

USER ID: عادل رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

چلتی گاڑی میں فرض، واجب اور فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکتے ہاں اگر وقت نکل رہا ہو اور گاڑی نہ رکے جیسے پوچھی گئی صورت میں تو چلتی گاڑی میں جیسے بھی ممکن ہو فرض ادا کرلے پھر بعد میں فرض اور وتروں کا اعادہ کرنا لازم ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنّتِ صبح کے سوا سب سنّت و نفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہوسکتیں اہتمام کرے کہ ٹھہری میں پڑھے اور دیکھے کہ وقت جاتا ہے پڑھ لے اور جب ٹھہرے پھر پھیرے۔ **(فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، جلد5، صفحہ 113، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں: چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنّتِ فجر نہیں ہوسکتی۔۔۔ لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں مِن جہۃ العباد (یعنی بندوں کی طرف سے) کوئی شرط یا رکن مفقود ہو (یعنی نہ پایا گیا ہو) اُس کا یہی حکم ہے۔ **(بہارِ شریعت، سنن ونوافل کا بیان، حصہ چہارم، جلد1، صفحہ 673، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1031

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مغرب کی اذان وجماعت کے درمیان نفل

سوال: مغرب کی اذان کے بعد فرضوں سے پہلے دو نفل پڑھنا کیسا ہے؟

USER ID شکیل کھوکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سورج غروب ہونے کے بعد سے مغرب کے فرض پڑھنے تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: تسعة اوقات یکرہ فیھا النوافل وما فی معناھا لا الفرائض ۔۔۔ و منھا ما بعد الشمس قبل صلاۃ المغرب ترجمہ: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل اور اس جیسی نماز پڑھنا مکروہ ہے نہ کہ فرائض ان (اوقات) میں سے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی مواقیت الصلاۃ، الفصل الثالث، جلد 1، صفحہ 52-53، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1032

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا

سوال: نماز کے قیام میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہییں حدیث پاک کی روشنی میں بیان کریں ؟

USER ID: ارسلان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مردوں کے لیے نماز میں قیام کی حالت میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا کئی احادیث سے ثابت ہے لہذا نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جائیں۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں : ”رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ“ ترجمہ: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ **(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوۃ، باب وضع الیمین علی الشمال، جلد1، صفحہ 427، مکتبہ امدادیہ، ملتان)**

سنن ابو داود اور دو دار قطنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں (واللفظ للاول) : ” من السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلاۃ تحت السرۃ“ ترجمہ : نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے “۔

(سنن ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ، جلد1، صفحہ 201، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1033

حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا حکم

سوال: حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: ارسلان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حطیم کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جس نے حطیم کعبہ میں نماز پڑھی، اس نے کعبہ میں نماز پڑھی کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے۔ سنن ترمذی میں ہے: عن عائشة، قالت: كنت احب ان ادخل البيت فاصلى فيه، فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى فادخلنى الحجر، فقال: صلى فى الحجر إن اردت دخول البيت، فإنما هو قطعة من البيت، ولكن قومك استقصروه حين بنوا الكعبة، فاخرجوه من البيت ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ میں داخل ہو کر اس میں نماز پڑھوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا: ”اگر تم بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو، یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے، لیکن تمہاری قوم کے لوگوں نے کعبہ کی تعمیر کے وقت اسے چھوٹا کر دیا، اور اتنے حصہ کو بیت اللہ سے خارج کر دیا۔ (سنن ترمذی، کتاب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ، رقم الحدیث 876)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

1034

نماز میں درود پاک اور دعا نہ پڑھنے کا حکم

سوال: نماز میں آخری قعدے میں درود و دعا نہ پڑھی تو کیا نماز ہو جائے گی یا سجدہ سہو کرنا ہو گا؟

USER ID: اعظم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فرائض و سنن مؤکدہ و غیر مؤکدہ کے قعدہ اخیرہ میں درود پاک پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور دعا کا پڑھنا مستحب ہے نماز میں درود کے ترک کرنے سے اگرچہ نماز تو ہو جائے گی مگر قصدا اس کا ترک کرنا برا ہے ایسا شخص مستحق ملامت و عتاب ہے اور اس کے ترک کی عادت بنا لینا ناجائز و گناہ ہے۔ فتاوی امجدیہ میں ہے: نماز میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، کہ قصدا ترک کرنا برا ہے اور ایسا شخص مستحق ملامت و عتاب ہے۔
(فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 75، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
6 ربیع الاول 1445ھ 23 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نماز اوابین میں مغرب کی سنتیں شامل ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مغرب کی نماز کے بعد چھ نوافل اوابین کے پڑھنے ہوں گے یا سنتیں بھی اس میں شامل ہیں؟

USER ID: محمد شعیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مغرب کے فرائض کے بعد دو سنت اور دو نفل کے بعد دو نفل مزید اوابین کے ادا کیے تو یہ چھ رکعتیں اوابین کی شمار ہوں گی الگ سے وابین کے چھ نوافل ادا کرنا ضروری نہیں اور یہ چھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں البتہ دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے۔ الوظیفۃ الکریمہ میں نماز اوابین کا طریقہ یوں لکھا گیا ہے: مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی نیت سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں التحیات، درودِ ابراھیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتداء میں ثنا، تعوذ و تسمیہ (یعنی اعوذ اور بسم اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سُنت موکدہ ہوئیں اور باقی چار نوافل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔

(الوظیفۃ الکریمہ صفحہ 24 ملخصاً)

بہار شریعت میں ہے: بعد مغرب چھ رکعتیں مُستحب ہیں ان کو صلوٰۃ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ 4 صفحہ 15-16، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

نماز کی نیت میں غلطی کی تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نماز کی نیت میں غلطی ہو جائے جیسے مغرب کی نماز میں وقت نماز عشاء کہہ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

USER ID: محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم مسئلہ یہ ہے کہ دل میں نماز مغرب کا ہی ارادہ تھا مگر زبان سے غلطی سے عشا نکل گیا تو اس صورت میں مغرب کی نماز ہی ہو گی کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ البتہ اگر دل میں ارادہ ہی عشا کا کیا تھا تو اس صورت میں نماز مغرب نہ ہوئی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں،۔۔۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہو گئی۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 496، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ـــــــــــــــــــــــ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

1037

کھانا حاضر ہو تو جماعت سے نماز

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی دعوت پر جائیں اور کھانا سامنے آجائے اور جماعت کا وقت ہو جائے تو کیا حکم ہے ؟

USER ID: محمد فرقان اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ کھانا حاضر ہو اور کھانے کی طرف نفس مائل ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب نہیں، جماعت چھوڑ کر کھانا، کھایا تو گنہگار نہیں ہوں گے کیونکہ یہ ترک جماعت کا عذر ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: (1) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (2) اپاہج ۔۔۔ (18) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (19) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہو (20) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہو گی اور گھبرائے گا یہ سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں ۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 583-584، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

دوران نماز قراءت سن کر سبحان اللہ کہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دوران نماز امام صاحب کی قراءت سنتے ہوئے منہ سے بلا اختیار سبحان اللہ نکل گیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

USER ID: ظہیر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر جواب کے ارادے سے سبحان اللہ نہ کہا ہو تو نماز ہو جائے گی کیونکہ نماز میں اللہ پاک کا ذکر بطور جواب نہ ہو، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر جواب کے قصد سے کہا مثلاً داد دینے کے لیے کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ شامی کے حوالے سے لکھتے ہیں: امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 612، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

قعدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قعدے میں اگر سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ نہ ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

USER ID: محمد فرقان اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز ہو جائے گی البتہ سنت ترک ہونے کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ قعدے میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے، اور دوران نماز سنت چاہے جان بوجھ کر ترک کی ہو یا بھول کر بہر صورت نماز کا اعادہ کر لینا مستحب ہے۔ در مختار مع رد المحتار میں ہے: (یفترش) الرجل (رجلہ الیسری) فیجعلھا بین ألیتیہ (ویجلس علیھا وینصب رجلہ الیمنی ویوجہ أصابعہ) فی المنصوبۃ (نحو القبلۃ) ھو السنۃ فی الفرض والنفل ترجمہ: اور مرد اپنا بایاں پاؤں بچھائے گا اور اسے اپنے سرینوں کے درمیان رکھ کر اوپر بیٹھے گا اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے گا اور اس کی انگلیاں کھڑے رکھنے کی حالت میں قبلہ کی جانب کرے گا یہ فرض و نفل میں سنت ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 508، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔ (رد المحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 710، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

سنتوں کی آخری رکعت میں سورت نہ ملانا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سنتوں کی چوتھی رکعت میں بھول سورت فاتحہ کے بعد اگر سورت نہ ملائی اور نماز مکمل کر تو کیا حکم ہے؟

USER ID: سراج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنتوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے اگر سورت ملانا بھول گئے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر سجدہ سہو نہ کیا اور نماز مکمل کرلی تو نماز دوہرانا واجب ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز میں جب کوئی واجب بُھولے سے رہ جائے تو اِس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 710-708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ/1 اکتوبر 2023ء

مسجد

1041

مسجد میں سکول ٹیوشن پڑھانا

سوال: کیا مسجد میں بچوں کو سکول کی ٹیوشن پڑھا سکتے ہیں ؟

USER ID: احسان چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسجد میں سکول کی ٹیوشن پڑھانا مطلقا جائز نہیں کیونکہ یہ دنیاوی تعلیم ہے اور مسجد میں دنیاوی کام جائز نہیں ایسے ہی اجرت لے کر مسجد میں دنیاوی تعلیم پڑھانا بھی جائز نہیں۔ بحرالرائق میں ہے: قالوا ولا یجوز أن تعمل فیہ (ای فی المسجد) الصنائع لانہ مخلص للہ تعالی فلا یکون محلا لغیر العبادۃ یعنی فقہاء نے فرمایا: کہ مسجد میں کوئی عمل جائز نہیں یعنی کوئی کاروبار جائز نہیں کیونکہ وہ خالصۃً اللہ تعالی کیلئے بنائی گئی ہوتی ہے، تواب وہ عبادت کے علاوہ کسی دوسری شئے کا محل نہیں بن سکتی ۔

(بحر الرائق، باب مایفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، جلد دوم صفحہ 35 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں: اور دنیاوی تعلیم مسجد میں دینا بھی جائز نہیں ہے۔

(فتاوی بریلی شریف صفحہ 69 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الاول 1445ھ 20 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

مسجد کے چندے سے جنازہ کی چارپائی خریدنا

سوال: کیا مسجد کے چندے سے نماز جنازہ کی چارپائی خریدی جاسکتی ہے؟

USER ID: اعظم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسجد کے چندے سے نماز جنازہ کی چارپائی خریدنا، جائز نہیں کیونکہ جنازہ کی چارپائی مسجد کے مصالح میں سے نہیں ہے اگر متولی نے اس چندے سے چارپائی خریدی تو متولی اس قیمت کا ضامن ہوگا۔ فتاوی قاضی خان میں: ذکر الواقف فی کتاب الوقف ان القیم یشتری جنازۃ، لایجوز للقیم أن یشتری جنازۃ من غلۃ الوقف، ولو اشتری ونقد الثمن من غلۃ الوقف یکون ضامنا... وشراء الجنازۃ لیس من مصالح المسجد. ترجمہ: واقف نے وقف کی کتاب میں ذکر کیا کہ متولی مسجد جنازے کی چارپائی خریدے تو متولی کے لیے وقف کے غلے سے چارپائی خریدنا جائز نہیں اگر اس نے خریدا اور وقف کے غلے سے ثمن ادا کیا تو وہ ضامن ہوگا اور جنازے کا خریدنا مسجد کے مصالح میں سے نہیں ہے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجدا، جلد 3، صفحہ 297، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الاول 1445ھ 23 ستمبر 2023ء

مسجد کے صحن میں کسی کو دفنانا

سوال: کیا مسجد کے صحن میں کسی مؤمن کو دفنا سکتے ہیں؟

USER ID: محمد عبد السبحان الوحیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد کے صحن میں قبریں بنانا، ناجائز و حرام ہے اور قبریں بنائیں تو ان کا ختم کرنا ضروری ہے میت کو نکال کر کہیں اور دفن کرنا لازم ہے۔ فتاوٰی رضویہ میں سیدی سرکار اعلی حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: اگر صورت واقعہ یہ ہے کہ صحن مسجد میں بعد تعمیر مسجد وارثان بانیٔ مسجد خواہ کسی نے قبریں بنالیں تو وہ قبریں محض ظلم ہیں اور انکا باقی رکھنا ظلم ہے نہ کہ آئندہ قبروں کے لئے ایک حد بندی اور اس میں حجرہ مسجد اور صحن مسجد سے اور زمین میں شامل کرنا یہ سب ظلم و حرام ہے اور اس کا دفع کرنا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 408، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

مسجد کے چندے سے محفل میلاد کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا مسجد کے چندے سے محفل میلاد کر سکتے ہیں؟

USER ID: زکریا محبوب عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد کے چندے سے محفل میلاد کرنے کے حوالے سے حکم شرع یہ ہے کہ اگر چندہ مسجد کے لیے جمع کیا گیا تو اس سے محفل میلاد پر خرچ کرنا جائز نہیں کیونکہ مسجد کا چندہ مسجد کے مصالح (جیسے تعمیرات، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، امام و مؤذن، خادمین کے وظائف اور صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ) کے لیے دیا جاتا ہے اسے کہیں اور صرف کرنا جائز نہیں ہاں اگر خاص محفل میلاد کے لیے چندہ اکٹھا کیا گیا تو اس سے محفل کے اخراجات کرنے میں حرج نہیں۔ وقار الفتاوی میں سوال ہوا: ''مسجد کی انتظامیہ نے الیکٹرک ڈیکوریشن کا سامان تیار کروایا جو کہ جھالریں اور دیگر اشیاء کی صورت میں ہے، ڈیکوریشن کا یہ سامان تیار کرتے وقت نیت یہ تھی کہ یہ اشیاء مسجد کے لیے متبرک راتوں میں کام آئیں گی اور اس کے علاوہ مسجد کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بطور کرایہ جائز کاموں کے لیے، مثلا جلسہ ہائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دی جائیں گی، آیا مسجد کی یہ جھالریں اور بورڈ وغیرہ جو کچھ بھی ہیں کرائے پر دینا جائز ہیں یا نہیں؟''

جواب ارشاد فرمایا: ''جن لوگوں نے مسجد کے مصارف کے لیے چندہ دیا تھا، اس فنڈ سے یہ تمام چیزیں خریدنا، جائز نہیں تھیں، خاص ان چیزوں کے لیے لوگوں سے چندہ لے کر اگر خریدی جائیں، تو سوال مذکور میں یہ تمام امور درست ہوتے۔''

(وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 327، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1045

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

گھریلو صدقہ بکس سے پیسے مسجد میں دینا

سوال: کیا گھریلو صدقہ بکس سے پیسے اٹھا کر مسجد میں دے سکتے ہیں؟

USER ID: حافظ محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گھریلو صدقہ بکس میں پیسے صدقے کے لیے الگ کیے جاتے ہیں جب تک یہ پیسے فقیر یا وکیل وغیرہ کے حوالے نہ کیے جائیں ملکیت سے نہیں نکلتے لہذا اپنے گھریلو بکس میں جس بندے کی رقم ہو وہ اپنی رقم اٹھا کر مسجد میں دے سکتا ہے۔ در مختار میں ہے: ولا یخرج عن العھدۃ بالعزل؛ بل بالأداء للفقراء ترجمہ: اور جدا کرنے سے پیسے ملکیت سے نہیں نکلتے بلکہ فقیر کو ادا کرتے وقت ملکیت سے نکلتے ہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، جلد 5، صفحہ 457، دمشق)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

تلاوت

1046

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قبروں پر قرآن کی تلاوت کرنا

سوال: کیا قبروں پر قرآن پاک کی تلاوت کر سکتے ہیں؟

USER ID: محمد حفیظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں قبروں پر قرآن کی تلاوت کرنا بلا شبہ جائز بلکہ مستحب ہے البتہ اس بات کا خیال کیا جائے کہ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنے والا کسی قبر پر پاؤں نہ رکھے، نہ ہی کسی قبر پر بیٹھ کر قرآن پڑھے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "مر النبی صلی اللہ علیہ و سلم بقبرین فقال: انهما لیعذبان و ما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لایستتر من البول و اما الآخر فکان یمشی بالنمیمة ثم أخذ جریدة رطبة، فشقها بنصفین، ثم غرز فی کل قبر واحدة، قالوا: یا رسول اللہ! لم صنعت هذا؟ فقال لعله أن یخفف عنهما ما لم ییبسا" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، (ان میں سے) ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک تر (تازہ) ٹہنی لی، اس کے دو ٹکڑے فرمائے، پھر ہر قبر پر ایک کو گاڑ دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ و سلم) آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا: جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں گی، اللہ تعالی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف (کمی) کرے گا۔ (صحیح البخاری، ج 2، ص 95، دار طوق النجاۃ، بیروت)

امام نووی علیہ الرحمۃ اس حدیث مبارک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "استحب العلماء قراءة القرآن عند القبر لهذا الحديث، لأنه إذا كان يرجى التخفيف بتسبيح الجريد فتلاوته اولی" ترجمہ: اس حدیث مبارک کی وجہ سے علمائے کرام نے قبر کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ جب ٹہنی کی تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کی امید ہے، تو قرآن کریم کی تلاوت کی وجہ سے بدرجہ اولی یہ امید ہو سکتی ہے۔

(شرح صحیح المسلم للنووی، ج 3، ص 202، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

1047

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پیسے دے کر قرآن خوانی کروانا

سوال: ہم مدرسے سے لوگ بلوا کر قرآن خوانی کرواتے ہیں جس کی وہ اجرت بھی لیتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

USER ID: حسیب خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یہ طریقہ کار شرعاً جائز نہیں کیونکہ قرآن خوانی کی اجرت لینا دینا ناجائز و حرام ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں تلاوت قرآن پر اجرت لینے کے حوالے سے ہے: "تلاوتِ قرآن وذکرِ الٰہی عزوجل پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سخت واَشد (یعنی شدید ترین جرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شرعیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے) تو اِس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَیَّن (مقرر) کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے: "میں نے تجھے آج فلاں وَقت سے فلاں وَقت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔" وہ کہے: "میں نے قبول کیا۔" اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی ملازِم) ہو گیا، جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فلاں میت کے لئے اِتنا قرآنِ عظیم یا اِس قدر کلمۂ طیبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 537، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

ایک مجلس میں آیت سجدہ کو ایک سے زائد بار پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک ہی جگہ بیٹھ کر ایک آیت سجدہ کو 50 بار پڑھا تو کتنے سجدے لازم ہوں گے ؟

USER ID: ظہیر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ایک ہی سجدہ کرنا واجب ہے کیونکہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ تلاوت کی گئی البتہ آیت سجدہ تبدیل ہو جائے یا مجلس تبدیل ہو جائے تو مزید سجدے واجب ہوں گے۔ تبیین الحقائق میں ہے: "ولو تلاھا فسجد ثم أطال الجلوس أو القراءۃ فأعادھا لا یجب علیہ أخری لاتحاد المجلس" ترجمہ: اگر آیت سجدہ تلاوت کی پھر سجدہ کیا، اس کے بعد کافی دیر بیٹھا رہا یا تلاوت کرتا رہا، پھر اسی آیت کو دُہرایا تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا کیونکہ مجلس متحد (ایک) ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوۃ، ج1، ص208، مطبوعہ ملتان)

بہار شریعت میں ہے: "ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا، تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ مجلس میں آیت پڑھی یا سُنی اور سجدہ کر لیا، پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سُنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ735، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نکاح و طلاق

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق کا حکم

سوال: بیوی کو کہا میں تجھے طلاق دے دوں گا اس سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے :قالت: طلاق بدست تواست مرا طلاق کن فقال الزوج طلاق میکنم طلاق میکنم و کرر ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قوله کنم لانه استقبال فلم یکن تحقیقا بالتشکیک یعنی، بیوی نے شوہر کو کہا کہ طلاق تیرے اختیار میں ہے مجھے طلاق دے دے تو شوہر نے جواب میں کہا کہ میں طلاق دے رہا ہوں، طلاق دے رہا ہوں، تین مرتبہ تکرار کیا تو تین طلاقیں ہوں گی، اس کے برخلاف اگر یوں کہے کہ میں طلاق دوں گا تو طلاق نہ ہو گی کیونکہ یہ استقبال ہے لہٰذا شک ہو گا اور طلاق نہیں ہو گی۔

(الفتاوی الھندیۃ: کتاب الطلاق، الباب الثانی فی إیقاع الطلاق، الفصل السابع فی الطلاق بالألفاظ الفارسیۃ، جلد 1، صفحہ 384، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

زانی کا مزنیہ کی بیٹی سے نکاح کرنا

سوال: ایک بندے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا اب کیا زانی اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے؟

USER ID: زمزم رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جس عورت سے زنا کیا اس عورت کی اصول (عورت کی ماں، نانی، وغیرہ) و فروع (عورت کی بیٹی، نواسی، وغیرہ) زانی پر حرام ہو جائیں گی لہذا زانی کا مزنیہ کی بیٹی سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو چکا اب زانی اس کی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: من زنى بامرأة حرمت عليه أمها وإن علت وابنتها وإن سفلت ترجمہ: جس نے کسی عورت سے زنا کیا اس مرد پر عورت کی ماں اوپر تک اور اس کی بیٹی نیچے تک حرام ہو جائیں گی۔

(فتاوی ہندیہ، الباب الثالث فی بیان محرمات، القسم الثانی، جلد 1، صفحہ 274، دار الکتب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
3 ربیع الاول 1445ھ 20 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1051

محرم الحرام میں شادی کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محرم الحرام میں شادی اور ہمبستری کر سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID: رائے محمد اقبال قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محرم الحرام میں نکاح ورخصتی، ہمبستری وغیرہ کرنا بالکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ محرم الحرام کا ادب کرتے ہوئے نکاح میں گانے باجے اور غیر شرعی افعال سے بچنا لازم ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 266، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد قبلہ امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان فتاوی فیض الرسول میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جائز ہے شرعا کوئی ممانعت نہیں۔

(فتاوی فیض الرسول، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 562۔ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

12 سال کی بچی سے نکاح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ 12 سال کی بچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

USER ID: محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نکاح کے لیے بچے یا بچی کی کوئی عمر متعین نہیں کہ اس سے پہلے نکاح جائز ہی نہ ہو حتی ایک دن کے بچے یا بچی کا نکاح بھی اس کے سرپرست کی اجازت سے منعقد ہو جاتا ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا اور رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی لہذا 12 سال کی عمر کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے البتہ جب تک لڑکی قابل جماع نہ ہو یا صحبت کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو صحبت کرنے کی اجازت نہیں ہو گی اگرچہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔ بخاری شریف میں سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: توفيت خديجة قبل مخرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة بثلاث سنين، فلبث سنتين او قريبا من ذلك ونكح عائشة وهي بنت ست سنين، ثم بنى بها وهي بنت تسع سنين ترجمہ: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔

(صحيح البخارى، كتاب مناقب الانصار، 44. بَابُ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومُهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَاؤُهُ بِهَا، الحديث3896)

بہار شریعت میں ہے: نابالغ لڑکا اور لڑکی اگرچہ ثیب ہو اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا۔ (بہار شریعت، ولی کا بیان، جلد2، حصہ 7، صفحہ 52، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

نکاح لیے لڑکی کو ایک بار دیکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس سے شادی کرنی ہو اسے ایک بار دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID: نعیم نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جس سے شادی کا ارادہ ہو ضرورتا اس لڑکی کو ایک بار دیکھنا جائز ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "إذا خطب أحدکم المرأۃ فإن استطاع أن ینظر إلی ما یدعوہ إلی نکاحھا فلیفعل" ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینے لگے، تو اگر اس کو دیکھ سکے ،جو اسے اس عورت کے نکاح کی طرف لے جائے تو وہ ضرور ایسا کرلے۔

(سنن ابو داؤد، جلد1، صفحہ301، مطبوعہ لاھور)

مفسر قرآن مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "مخطوبہ وہ عورت ہے، جس کے نکاح کا پیغام دیا گیا ہو یا دینا ہو، مخطوبہ کو دیکھ لینا یا دِکھوالینا مستحب ہے۔ دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و قبح چہرے ہی میں ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ ہی صورت ہے جو ابھی ذکر کی گئی، یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوالینا، نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا، جیسا کہ آج کل کے بے دینوں نے سمجھا۔"

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد5، صفحہ12،11 نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ/1 اکتوبر 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1054

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

شادی میں پیسے اڑانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شادی پر نوٹ، پیسے نچھاور کرنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: وقار احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شادی پر پیسے اڑانا منع ہے کیونکہ یہ رزق کی بے حرمتی ہے۔ سیدی امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: پیسہ پھینکنا یا ہوا میں اڑانا منع ہے کیونکہ پیسہ رزق ہے اور رزق کی بے حرمتی جائز نہیں ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 520، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ/1 اکتوبر 2023ء

منت

منت والے گوشت سے خود کھانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منت کے گوشت میں سے خود کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID: محمد فرقان اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

منت کا گوشت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا لازم ہے اس میں سے خود نہیں کھا سکتے اور نہ ہی اپنے والدین اور بچوں کو کھلا سکتے ہیں اور نہ ہی اغنیاء کو کھلا سکتے ہیں۔فتاوی شامی میں ہے: وإن وجبت بہ فلا یأکل منھا شیئا ولا یطعم غنیا سواء کان الناذر غنیا أو فقیرا ترجمہ: اور اگر صدقہ اس پر واجب ہو تو وہ (صدقہ دینے والا) اس میں سے کچھ نہیں کھائے گا اور نہ ہی غنی کو کھلائے گا چاہے منے دینے والا غنی ہو یا فقیر ہو

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ 327، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1056

بکرا ذبح کرنے کی منت میں بچھڑا ذبح کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منت مانی تھی کہ فلاں کام ہو گیا تو اللہ کی راہ میں بکرا ذبح کروں گا اب کام ہونے کے بعد اس کی جگہ بچھڑا لے کر ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID: محمد فرقان اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ بچھڑا لے کر بھی ذبح کر سکتے ہیں منت ادا ہو جائے گی بکرا ہی ذبح کرنا لازم نہیں ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اونٹ یا گائے ذبح کر کے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات ۷ بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منّت پوری ہو گئی۔

(بہار شریعت، جلد2، حصہ 9، صفحہ 320، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

سیرت

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1057

مولی علی رضی اللہ عنہ کی بیویاں اور بچے

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کتنی شادیاں کیں اور کتنی اولاد ہوئی؟

USER ID: طارق حسین بلوچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنھا کی زندگی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دوسرے نکاح کی اجازت نہیں تھی، لیکن ان کے وصال کے بعد حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکریم نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کئے، آپ کے 14 لڑکے اور 18 لڑکیاں تھیں۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے: حضرت مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنھا کے علاوہ آٹھ بیویاں اور تھیں اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنھا کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اور حضرت خاتون جنت سمیت آپ کی نو بیویوں سے پندرہ صاحبزادگان اور اٹھارہ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں، رضی اللہ تعالی عنھم ،آپ کے صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور بیویوں کے اسمائے مبارکہ حسبِ ذیل ہیں: **صاحبزادگان:** حسن، حسین، محسن، محمد اکبر (المعروف محمد بن حنفیہ) عبد اللہ ،ابو بکر، عباس اکبر، عثمان، جعفر، عبد اللہ اکبر، محمد اصغر ، یحیی ، عون، عمر اکبر، محمد اوسط۔ رضی اللہ تعالی عنھم۔ **صاحبزادیاں:** ام کلثوم ، زینب الکبری، رقیہ، ام الحسن، رملۃ الکبری، ام ہانی، میمونہ، رملۃ الصغری،ام کلثوم صغری، فاطمہ، امامہ، خدیجہ، ام الخیر،ام سلمہ،ام جعفر، جمانہ، تقیہ۔ رضی اللہ تعالی عنھن۔ **بیویاں:** سیدہ فاطمہ، خولہ، لیلہ ،ام البنین، ام ولد، اسماء، ام حبیب، امامہ، ام سعد۔ رضی اللہ تعالی عنھن۔

(فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 571، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 7 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

والدہ مصطفی ﷺ کی وفات و مزار

سوال: حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات سفر میں ہوئی تو کس کے ساتھ سفر کر رہی تھیں کہاں جا رہی تھیں اور ان کی قبر کہاں پر ہے؟

USER ID: زیشان زی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

والدہ مصطفی ﷺ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا، سیدتنا ام ایمن رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہوئیں واپسی پر ابواء کے مقام پر آپ کا انتقال ہوا اور اسی جگہ آپکو دفن کر دیا گیا۔ انساب الاشراف میں ہے: جب آپ رضیَ اللہ تعالٰی عنہا حضرت سیّدُنا عبدُالمطّلِب اور حضرت سیّدتنا اُمِّ اَیمن کی رَفاقت میں حضرت سیّدنا عبداللہ رضیَ اللہ تعالٰی عنہ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوئیں جیسا کہ آپ کا معمول تھا تو واپس آتے ہوئے مقامِ اَبواء پر وفات پا گئیں اور اسی جگہ پر آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

(انساب الاشراف، جلد 1، صفحہ 103، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

امام حسن، خلفائے راشدین میں سے ہیں۔

سوال: خلافت راشدہ کی مدت کتنی ہے اور کیا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ بھی خلفائے راشدین میں شامل ہیں؟

USER ID: عتیق رحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خلافت راشدہ کی مدت تیس سال ہے جو کہ امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی چھ ماہ کی خلافت پر مکمل ہوئی امام حسن بھی خلفاء راشدین میں سے ہیں۔ خلافت کی مدت تیس سال ہونے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الخلافة فی امتی ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك" ترجمہ: میری امت میں خلافت تیس سال تک ہو گی اور اس کے بعد بادشاہت ہو گی۔ (جامع ترمذی، ج4، ص73، رقم الحدیث 2226، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے خلفاءِ راشدین میں شامل ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولی علی، پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔۔۔ منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی۔ (بہار شریعت، ج1، حصہ 1، ص241، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

1060

صدیق اکبر کی وفات و نماز جنازہ

سوال: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کب ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

USER ID: محمد ممتاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال 13 سن ھجری 22 جمادی الاخری پیر اور منگل کی درمیانی رات کو ہوا اور آپکی نماز جنازہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ کتاب العقائد میں ہے: آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 22 جمادی الاخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ (یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات) مدینۂ منورہ (میں) مغرب وعشاء کے درمیان تریسٹھ (63) سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(کتاب العقائد، صفحہ 43، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

1061

حکیم لقمان رضی اللہ عنہ کا تعارف

سوال: حضرت حکیم لقمان کون تھے؟

USER ID: اسامہ بھٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضرت حکیم لقمان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے زمانے سے پہلے گزرے ہیں اور یہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے اور حکیم تھے اور ان کے نام پر قرآن پاک کی ایک سورت بھی نازل ہوئی ہے۔ فرمان باری تعالی ہے: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ترجمہ: اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر۔ (سورۃ لقمان، آیت 12)

مشہور مؤرخ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت لقمان رَضِیَ اللہ عَنْہُ کا نسب یہ ہے: "لقمان بن ناعور یا باعور بن ناحور بن تارخ۔ حضرت وہب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے کہ حضرت لقمان رَضِیَ اللہ عَنْہُ حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھانجے تھے جبکہ مفسر مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خالہ کے فرزند تھے۔ آپ نے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا زمانہ پایا اور اُن سے علم حاصل کیا۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعلانِ نبوت سے پہلے فتویٰ دیا کرتے تھے اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نبوّت کے منصب پر فائز ہوئے تو حضرت لقمان رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فتویٰ دینا بند کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے نبی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔

(بغوی، لقمان، تحت الآیۃ: ۱۲، ۳/ ۴۲۳، مدارک، لقمان، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۹۱۷، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الاول 1445ھ 20 جولائی 2023ء

میدان کربلا میں سب سے پہلے شہید

سوال: میدان کربلا میں سب سے پہلے شہید ہونے والے شہید کا نام کیا ہے؟

USER ID: اعظم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میدان کربلا میں سب سے پہلے شہید ہونے والے حضرت حر رضی اللہ عنہ ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی اجازت سے سب سے پہلے میدانِ جنگ میں حضرت حُر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کے مقابلے میں مخالفین کے لشکر سے صفوان بن حنظلہ سامنے آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا، اس کے بعد صفوان کے تین بھائیوں سے بیک وقت مقابلہ کیا اور پلک جھپکتے ہی انہیں خاک میں ملا دیا، اس کے بعد حضرت حُر دشمنوں کے صفوں کو چیرتے ہوئے ان کے درمیان چلے گئے اور ابن سعد کے پرچم بردار کے دو ٹکرے کر دیئے، شمر کے حکم پر اس کے لشکر نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا، آپ بہادری سے ان کا مقابلہ کر رہے تھے کہ قسورہ بن کنانہ نے ان کے سینے پر نیزہ مارا جو آپ کے جسم میں گھس گیا، حضرت حر رضی اللہ عنہ قسورہ بن کنانہ کو واصل جہنم کرتے ہوئے اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے آغوش میں ابدی جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ (سوانح کربلا، صفحہ 63، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطا وملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

1063

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد

سوال: صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد کتنی تھی؟

USER ID: مبشر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد کے متعلق روایات مختلف ہیں بعض روایات میں حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ 14 ہزار بعض میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تک صحابہ کرام علیہم الرضوان جمع ہوئے۔ کرامات صحابہ میں زرقانی و، مدارج النبوۃ میں ہے: حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار (14,000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے مکۂ مکرمہ میں جمع ہوئے اور بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمْ اَجمعِین کی تَعْداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) تھی۔ (زرقانی، جلد3، صفحہ 106، مدارج، جلد2، صفحہ 387،)

(کراماتِ صحابہ، صفحہ 51، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

کربلا میں مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بیٹے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میدان کربلا میں مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کتنے بیٹے شہید ہوئے؟

USER ID: عزیر ظہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عون، حضرت جعفر اور حضرت عباس اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم اپنے دل میں شہادت کا جذبہ لئے میدان جنگ میں تشریف لاتے گئے اور دشمنوں سے زمین کو پاک کرتے چلے گئے، اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے جانباز شیروں نے لومڑیوں کے لشکروں کا نہایت بہادری سے مقابلہ کیا اور دین اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں۔

(ماخوذ خطبات محرم صفحہ 368، اکبر بک سیلرز، اردو بازار، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا تعارف

سوال: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کون تھے؟

USER ID: عزیر ظہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضرت سیّدنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پیارے آقا، مکی مدنی داتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب و دِلدار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی بھی تھے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو المساکین ہے جبکہ اَلقابات جوّاد (سخی)، ذُوالجناحَین (دو پروں والے)، طیّار (اڑنے والے) اور صاحبُ الہجرتین (پہلی ہجرت حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ شریف کی طرف فرمانے والے) ہیں۔

(ترمذی، جلد5، صفحہ425، حدیث:3791، سبل الہدیٰ والرشاد، جلد11، صفحہ106، ملخصا)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنے سگے بھائی شیرِ خدا، حضرتِ سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم سے عمر میں 10 برس بڑے تھے۔ آپ 25 یا 31 مردوں کے بعد ایمان کی دولت سے مالامال ہوئے۔

(الاصابہ، جلد1، صفحہ592، 593، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1066

حضور ﷺ کی سب سے آخری امامت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے آخری کونسی نماز کی امامت فرمائی؟

USER ID: س ا ج

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نبی کریم ﷺ نے سب سے آخری نماز جس کی امامت فرمائی وہ بروز جمعرات مغرب کی نماز تھی اس کے بعد حضور ﷺ کے حکم کے مطابق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمعرات کی عشاء سے پیر کی فجر تک نمازیں پڑھائیں۔ سیرت مصطفی میں ہے: جب تک جسمانی طاقت رہی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مسجدِ نبوی میں نمازیں پڑھاتے رہے، جب کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے تین بار اِرشاد فرمایا: ”ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ چنانچہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے جمعرات کی عشا سے پیر کی نمازِ فجر تک 17 نمازیں پڑھائیں۔ (سیرت مصطفیٰ، صفحہ 542، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
14 ربیع الاول 1445ھ 1 اکتوبر 2023ء

1067

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا تھا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا تھا؟

USER ID: عمر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ابھی تک زندہ ہیں اور ان کی درازی عمر کا سبب تفاسیر میں یہ لکھا ہے کہ آپ نے آبِ حیات پی لیا ہے۔ چنانچہ صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولادِ سام میں سے ایک شخص چشمہ حیات سے پانی پیئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی، یہ دیکھ کر وہ چشمہ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمہ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پایا۔“ (خزائن العرفان، پارہ 16، سورۃ الکھف، زیر آیت 86)

اسی طرح حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں: ”جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ اب بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے کیونکہ آپ نے آبِ حیات پی لیا ہے۔“ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، صفحہ 161، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ / 1 اکتوبر 2023ء

فقہی مسائل گروپ
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت خوشبو کا نام

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون سی خوشبو لگانا ثابت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشک و عنبر کی خوشبو لگانا ثابت ہے ایسے ہی عود کی دھونی لینا بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ سنن نسائی کی حدیث ہے: محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: نعم، بذكارة الطيب؛ المسك، والعنبر ترجمہ: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردانہ خوشبو مشک و عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (سنن نسائی، کتاب الزینۃ، ج8، ص151، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، قاہرہ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود کی دھونی لیتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ: هكذا كان يستجمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

(الصحیح لمسلم، ج7، ص48، دار الطباعۃ العامرہ، ترکی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ 1 اکتوبر 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
1069 الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عیسی علیہ السلام کو روح اللہ کہنے کی وجہ

سوال: دسیدنا عیسی علیہ السلام کو روح اللہ کیوں کہتے ہیں؟ اس لقب کی وجہ بیان فرمادیں۔

USER ID: جانی ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام کی پھونک سے ہوئی اسے لیے سیدنا عیسی علیہ السلام کو روح اللہ کہا جاتاہے۔ فرمان باری تعالی ہے: وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ(12) ترجمہ: اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔ (القرآن، سورۃ التحریم، آیت 12)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو روحُ اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش رُوحُ الاَمین کی پھونک سے ہے۔

(صراط الجنان، سورۃ التحریم، تحت الآیت 12)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

ذ خ

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1070 الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ذبح میں دو رگیں کٹیں تو جانور کا حکم

سوال: رات کو جانور بیمار ہوا ذبح کرتے ہوئے جلدی میں صرف دو رگیں کاٹی گئیں دو رگیں نہیں کٹیں تو جانور حلال ہو گا یا حرام؟

یوزر آئی ڈی: باروی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جانور حرام ہو جائے گا کیونکہ ذبح شرعی کے لیے جانور کی گردن میں موجود مکمل چار رگوں یا ان میں سے اکثر کا کٹ جانا ضروری ہے، اگر نصف یا اس سے کم رگیں کٹیں، تو جانور حلال نہیں ہو گا، چار رگوں کے نام یہ ہیں، (1) حلقوم، یعنی سانس والی نالی، (2) مری، جس سے کھانا پانی اترتا ہے، (3،4) ودجین، خون والی دو رگیں۔ عالمگیری میں ہے: "والعروق التی تقطع فی الذکاۃ أربعۃ: الحلقوم، وھو مجری النفس، والمری، وھو مجری الطعام، والودجان وھما عرقان فی جانبی الرقبۃ یجری فیھما الدم، فإن قطع کل الأربعۃ حلت الذبیحۃ، وإن قطع أکثرھا فکذلک عند أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی۔۔۔ والصحیح قول أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لما أن للأکثر حکم الکل، کذا فی المضمرات، وفی الجامع الصغیر إذا قطع نصف الحلقوم و نصف الأوداج ونصف المریٔ لا یحل لأن الحل متعلق بقطع الکل أو الأکثر ولیس للنصف حکم الکل فی موضع الإحتیاط کذا فی الکافی" وہ رگیں جو ذبح شرعی میں کاٹی جاتی ہیں، چار ہیں۔ حلقوم: جو سانس کی گزرگاہ ہے، مری: جو کھانے کی گزرگاہ ہے، اور ودجان: یعنی گردن کے دونوں جانب دو رگیں جن میں خون جاری ہوتا ہے۔ اگر یہ چاروں کٹ جائیں، تو ذبیحہ حلال ہے اور اکثر کٹ جائیں، تب بھی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہی حکم ہے، اور یہی درست ہے کیونکہ اکثر کا حکم کل جیسا ہوتا ہے، مضمرات میں اسی طرح ہے اور جامع الصغیر میں ہے کہ جب سانس کی نالی، خون کی دونوں رگیں اور کھانے کی نالی نصف کاٹ دی گئی، تو جانور حلال نہیں ہو گا، اس لیے کہ حِلّ کا تعلق کل یا اکثر کے کٹنے سے ہے اور احتیاط والی جگہ پر نصف کے لیے کل والا حکم نہیں ہے، کافی میں اسی طرح ہے۔

(عالمگیری، کتاب الذبائح، الباب الاول فی تفسیرھا، جلد 5، صفحہ 354، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء

فقہی مسائل گروپ

ذبح سے پہلے جانور کو بھوکا پیاسا رکھنا کیسا؟

سوال: جس جانور کی قربانی کرنی ہو تو اسے صبح سے بھوکا پیاسا رکھنا ضروری ہے کیا؟

یوزر آئی ڈی: اسامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ایسا نہیں ہے بلکہ جانور کو ذبح سے پہلے کھلانا، پلانا چاہیے بھوکا، پیاسا ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذَبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 352، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء

بڑے جانور سے ایک سے زائد عقیقے کرنا

سوال: کیا بڑے جانور سے چار یا پانچ بچوں کا عقیقہ کر سکتے ہیں یا ایک ہی عقیقہ ہو سکتا ہے؟

USER ID: سالار سکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بڑے جانور میں جس طرح ایک سے زائد سات تک قربانیاں ہو سکتی ہیں ایسے ہی بڑے جانور سے ایک سے زائد سات تک بچوں کا عقیقہ بھی ہو سکتا ہے۔ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: ”یجزئ فی العقیقة الجنس الذی یجزئ فی الأضحیة، وهو الأنعام من إبل وبقر وغنم، ولا یجزئ غیرها، وهذا متفق علیه بین الحنفیة، والشافعیة والحنابلة، وهو أرجح القولین عند المالکیة“ ترجمہ: جس جنس کے جانور قربانی میں کافی ہیں وہ عقیقے میں بھی کفایت کر جائیں گے اور وہ چوپائے ہیں، یعنی اونٹ، گائے اور بکری، اس کے علاوہ کوئی جانور کافی نہیں ہے۔ یہ احناف، شافعیہ اور حنابلہ کا متفق علیہ مذہب ہے اور مالکیہ کے نزدیک دو قولوں میں سے ارجح یہی ہے۔

(موسوعہ فقہیہ کویتیہ، جلد 30، صفحہ 279، دار الصفوہ، مصر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 صفر المظفر 1445ھ 4 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1073

ناپاکی کی حالت میں جانور ذبح کرنے کا حکم

سوال: کیا جنابت کی حالت میں جانور ذبح سکتے ہیں؟ اور جانور حلال ہو جائے گا؟

USER ID: قاری آصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جانور ذبح کرنے والے کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے ناپاکی کی حالت میں جانور ذبح کیا تو بھی جانور حلال ہو جائے گا جبکہ شرعی طریقے سے حلال کیا جائے۔ النتف فی الفتاوی میں ہے: "ان ذبح کل مسلم حلال رجلا کان او انثی حرا کان او عبدا جنبا کان او طاھرا" یعنی ہر مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ ذبح کرنے والا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، جنبی (اس پر غسل فرض) ہو یا پاک ہو۔

(النتف فی الفتاوی، صفحہ 147، مطبوعہ: پشاور)

فتاوی بحر العلوم میں ہے: "جانور ذبح کرنے کے لئے ذبح کرنے والے کا پاک ہونا ضروری نہیں، اب اگر بے نہائے ہوئے بھی کسی نے جانور ذبح کر دیا، تو وہ حلال ہو جائے گا"

(فتاوی بحر العلوم، جلد 4، صفحہ 462، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

جائز و ناجائز

کھانا کھاتے ہوئے باتیں کرنے کا حکم

سوال: کھانے کے دوران باتیں کرنے سے کیا گناہ ہوتا ہے؟

USER ID: سالار سکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کھانے میں خاموش رہنا جائز ہے ہاں اگر اس خاموشی کو اچھا یا ثواب سمجھ رہا ہو تو جائز نہیں کہ یہ مجوسیوں سے مشابہت ہے۔۔ فتاوی شامی میں ہے: ویکرہ السکوت حالۃ الأکل؛ لأنہ تشبہ بالمجوس، و یتکلم بالمعروف ترجمہ: کھانے کی حالت میں خاموشی مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں سے مشابہت ہے اور وہ (کھانا کھانے والا) اچھا کلام کرے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ340، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 صفر المظفر 1445ھ 4 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

غیر اللہ (والدین وغیرہ) کی قسم اٹھانے کا حکم

سوال: ماں کی قسم، باپ کی قسم کہنے سے کیا قسم ہو جائے گی اور اس کا کیا حکم ہے؟

USER ID: محمد ناصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی، بچوں وغیرہ کی قسم اٹھانا شرعا مکروہ و ممنوع ہے اور یہ قسم شرعی قسم بھی نہیں کہ اس کا پورا کرنا لازم ہو اور توڑنے پر کفارہ وغیرہ لازم آئے، احادیث مبارکہ میں غیر اللہ کی قسم اٹھانے سے صراحتا منع کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والد کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم، من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت'' ترجمہ: بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، جو شخص قسم کھائے، تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

(الصحیح لبخاری، کتاب الایمان، باب لا تحلفوا بآبائکم، ج2، ص983، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔

(بہار شریعت، قسم کا بیان، جلد2، حصہ 9، صفحہ 301، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 صفر المظفر 1445ھ 4 جولائی 2023ء

عورت کے سلام کا جواب دینے کا حکم

سوال: عورت کسی نامحرم شخص کو سلام کرے تو جواب دینا کیسا ہے؟

USER ID: سالار سکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غیر محرم عورت اگر بوڑھی ہو تو اس کے سلام کا جواب آواز سے دیا جائے جبکہ نوجوان لڑکی سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب آہستہ آواز میں دیا جائے کہ وہ لڑکی آواز نہ سنے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: إن كانت عجوزا يرد عليها، وإن كانت شابة يرد عليها في نفسه، كذا في الخلاصة" ترجمہ: اگر تو وہ عورت بوڑھی ہے تو مرد اس کا جواب دے اور اگر جوان ہے تو آہستہ آواز میں جواب دے، جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، جلد 5، صفحہ 327، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 صفر المظفر 1445ھ 4 جولائی 2023ء

1077

مرد کا بیوی کو خون عطیہ کرنا

سوال: کیا مرد اپنی بیوی کو خون دے سکتا ہے؟

USER ID: حسن قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی ضرورت ہو تو شوہر کا اپنی بیوی کو خون دینا بلاشبہ جائز ہے۔ ابو رجا محمد نور المصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں : میاں بیوی کے آپس میں ایک دوسرے کو خون دینے کے متعلق بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ خون دینے سے میاں بیوی کے درمیان حرمت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، تو یاد رہے یہ خیال شرعاً درست نہیں ہے، بلکہ درست مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح انسان بیوی کے علاوہ کسی اور کو ضرورتِ شرعی کے وقت خون دے سکتا ہے، یونہی بیوی کو بھی دے سکتا ہے اور اس کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ (دار الافتاء اہلسنت، فتوی نمبر: WAT-1155، تاریخ اجراء: 15 ربیع الاول 1444ھ/12 اکتوبر 2022ء)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

کسی کے مرنے پر چالیس دن کسی کو کھانا کھلانا

سوال: کسی کے مرنے پر جو چالیس دن تک ایک غریب کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

USER ID: حافظ محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں یہ کھانا کھلانا میت کے ایصال ثواب کے لیے ہو تو بلکل جائز و کار ثواب ہے کیونکہ بھوکے کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے اور اپنی ہر نیکی کا ثواب بندہ ایصال کر سکتا ہے البتہ یہ کھانا کھلانا شریعت کی طرف سے لازم نہیں اور نہ ہی اسے لازم سمجھ کر کیا جائے بلکہ ثواب کی نیت سے کھانا کھلایا جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیقِ مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۸-باب، ۴ / ۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷)

اور حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مغفرت لازم کر دینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

(مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البلد، ابعام المسلم السغبان... الخ، ۳ / ۳۷۲، الحدیث: ۳۹۹۰)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1079

کسی معزز دینی کے لیے تعظیما کھڑے ہونا

سوال: کسی کے آنے پر احتراما کھڑے ہونا کیسا ہے؟

USER ID: حافظ محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی معزز دینی یا والدین و اساتذہ وغیرہ کے آنے پر احتراما کھڑے ہونا جائز اور احادیث سے ثابت ہے ۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معلوم ہوا! قیامِ تعظیمی جائز ہے اور انسان خواہ کتنا ہی عظمت والا ہو مگر اپنے مربِّی (تربیت کرنے والے) کا احترام کرے۔۔اس میں ہم لوگوں کو تعلیم ہے کہ جب دودھ پلانے والی دائی کا یہ ادب و احترام ہے تو سگی ماں کا ادب و احترام کیسا چاہیے۔۔۔یہ واقعہ خاص جنگ حُنین کے دن کا ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جنگ سے فارغ ہوئے تھے ،جماعتِ صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تشریف لائیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہوگئے اور جو چادر شریف اوڑھے ہوئے تھے ان کے لیے بچھادی، جب تک آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) تشریف فرما رہیں کسی اور سے کلام نہ فرمایا، ان ہی کی طرف متوجہ رہے، جب آپ واپس ہوئیں (تشریف لے جانے لگیں) تو بہت تحفے عطا فرمائے اور انہیں کچھ دُور رُخصت کرنے لئے چند قدم تشریف لے گئے ۔پھر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا کسی اور صحابی نے حاضرین سے فرمایا: یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائی جناب حلیمہ ہیں جنہوں نے حضور کو دودھ پلایا ہے۔آج کے نوجوان یہ حدیثیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ ہم لوگ سگی ماں کا بھی ادب نہیں کرتے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد5، صفحہ 51، قادری پبلشر، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

مردوں کا کندھوں سے نیچے تک بال رکھنا

سوال: مرد کے لیے کندھوں سے نیچے بال رکھنے کا کیا حکم ہے؟ اکثر پیر کندھوں سے نیچے بال رکھتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

USER ID: قاری آصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مردوں کے لیے (چاہے کوئی پیر ہو یا عام آدمی) کندھوں سے نیچے بال رکھنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت حرام ہے۔ بخاری شریف میں ہے: "عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال" ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد2 صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کے لیے حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد21، صفحہ600، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1081

لڑکی پر پردہ لازم ہونے کی عمر

سوال: لڑکی پر کس عمر میں پردہ کرنا لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

USER ID: غلام نبی

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بچی جب پندرہ سال کی ہو جائے تو اسے سب غیر محارم سے پردہ کرنا واجب ہے اور نو سال سے پندرہ سال تک اگر آثارِ بلوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامات: حیض آنا یا احتلام ہونا یا حاملہ ہونا) ظاہر ہوں، تو پھر بھی پردہ واجب ہے اور اگر آثار بلوغ ظاہر نہ ہوں، تو پردہ واجب تو نہیں ہے، البتہ مستحب ضرور ہے، خصوصاً بارہ سال کی ہو، تو بہت موکد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ بالغہ ہونے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی زمانہ ہے البتہ نو سال سے پہلے بھی پردے کی عادت بچی کو ڈلوائی جائے تاکہ بچی بڑے ہو کر پردے کی عادی بنے۔ فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب، اور نہ ظاہر ہوں تو مُستحب خصوصا بارہ برس کے بعد بہت مؤکد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قرب بلوغ و کمال اشتہا کا ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 639، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1082

گھروں میں جانداروں کے مجسمے رکھنا

سوال: گھر میں جانداروں کے مجسمے خوبصورتی کے لیے آویزاں کرنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID:محمد نواز کھرل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جانداروں کے ایسے مجسمے جس میں تصویر واضح ہو بنانا اور گھروں میں سجا کر رکھنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ اسلام میں بلا عذرِ شرعی تصویر بنانا، بنوانا سخت ناجائز و حرام ہے اور ان مجسموں کا حکم تو اور بھی سخت ہے کہ یہ بت پرستی کے مشابہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں اس حوالے سے ہے: ”غیر حیوان کی تصویر بت نہیں، بت ایک صورت حیوانیہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لئے مرأت ملاحظہ ہو اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر مجسم خواہ مسطح کپڑے پر ہو یا کاغذ پر دستی ہو یا عکسی اس معنی میں داخل ہے تو سب معنی بت میں ہیں اور بت اللہ عزوجل کا مبغوض ہے تو جو کچھ اس کے معنی میں ہے اس کا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجب نفرت ملائکہ کرام علیہم الصلوۃ والسلام۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 634، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”تصویر کسی صورت حیوانیہ کے لئے مرأۃ ملاحظہ ہو اور اس کا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعاً یہ سب تصویریں معنی بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا، نصب کرنا، چوکھٹوں میں رکھ کر دیوار پر لگانا یا پردے یا دیوار یا کسی اونچی رہنے والی شے پر اس کا منقوش کرنا اگرچہ نیم قد یا صرف چہرہ ہو یا دیوار گیروں پر انسان یا حیوان کے چہرے لگانا یا پانی کے نل کے منہ یا لاٹھی کی بالائی شام پر کسی حیوان کا چہرہ بنوانا یا ایسی کسی بنی ہوئی چیز کو رکھنا استعمال کرنا سب ناجائز و حرام ومانع دخول ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 638، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ــــــــــــــــــــــــــ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

حلق یا تقصیر خود کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرہ کے بعد حلق یا تقصیر خود کر سکتے ہیں؟

USER ID: ثاقب محمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ حج یا عمرہ کے مناسک مکمل ادا کرنے کے بعد جب احرام اتارنے کا وقت ہو تو حلق یا تقصیر خود بھی کر سکتے ہیں کسی اور سے حلق یا تقصیر کروانا لازم نہیں ایسے ہی ایک محرم دوسرے محرم کا حلق یا تقصیر بھی کر سکتا ہے جبکہ حج یا عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے بعد کریں۔ لباب و شرح لباب میں ہے: ”(واذا حلق) ای المحرم (رأسه) ای رأس نفسه (أو رأس غيره) ای ولو كان محرما (عند جواز التحلل) ای الخروج من الاحرام بأداء أفعال النسك (لم يلزمه شئ) الاولى: لم يلزمهما شئ“ ترجمہ: افعالِ حج کی ادائیگی کے بعد احرام سے نکلنے کے وقت محرم نے اپنے سر یا کسی دوسرے اگرچہ وہ بھی محرم ہو، اس کے سر کا حلق کیا تو دونوں پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔

(لباب و شرح لباب، باب، مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص324، المکتبۃ الامدادیۃ، السعودیۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

بدمذھبوں سے دلی نفرت رکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا ہم بدمذھبوں سے دل میں نفرت رکھ سکتے ہیں؟

USER ID: ولید احمد عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بدمذھبوں سے دل میں نفرت رکھنی چاہیے اور صحیح العقیدہ مسلمانوں سے محبت رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت اور اللہ کی خاطر کسی سے نفرت رکھنا افضل اعمال میں سے ہے۔ سنن ابی داوٗد میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ رحمت ہے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کسی سے نفرت کرنا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔

(ابوداود، جلد4، صفحہ264، حدیث:4599)

علامہ عبد الرءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: ایسی محبّت جس میں اللہ پاک کی رِضا مقصود ہو، نمود و نمائش اور نفسانی خواہش کی آمیزش نہ ہو افضل اعمال میں سے ہے۔ کسی شخص کا کسی نیک آدمی سے دل کی خوشی کی وجہ سے محبت نہ کرنا بلکہ اُس کے ایمان و عرفان کی وجہ سے محبّت کرنا، نیز بُرے آدمی سے ذاتی انتقام کے علاوہ صرف اُس کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے نفرت کرنا افضل اعمال میں داخل ہے۔

(فیض القدیر، جلد2، صفحہ36، تحت الحدیث:1241 ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1085

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

چیونٹیوں کو مارنے کا حکم

سوال: چیونٹیاں کاٹتی ہوں تو کیا انہیں مارنا جائز ہے؟

شکیل کھوکھر USER ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلا وجہ شرعی چیونٹیوں کو مارنے کی اجازت نہیں ہاں اگر چیونٹاں تکلیف پہنچاتی ہوں تو خود سے تکلیف دور کرنے کے لیے انہیں مارنا جائز ہے البتہ جہاں مارنے کے بجائے ہٹانے سے کام چل سکتا ہو تو پھر انہیں نہ مارا جائے مثلاً اگر کپڑوں یا بدن وغیرہ پر چڑھ گئیں تو کپڑے کو جھاڑنے یا پھونک مارنے کے ذریعے بھی اِنہیں دُور کیا جا سکتا ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: قَتْلُ النَّمْلَةِ تَكَلَّمُوا فِيهَا، وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ إذَا ابْتَدَأَتْ بِالْأَذَى لَا بَأْسَ بِقَتْلِهَا، وَإِنْ لَمْ تَبْتَدِئْ يُكْرَهُ قَتْلُهَا، ترجمہ: چونٹی کو قتل کرنے کے متعلق فقہائے کرام نے کلام کیا اور مختار یہ ہے کہ جب چیونٹی تکلیف پہنچانے کی ابتداء کرے تو ان کو مارنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر چیونٹیاں پہل نہ کریں تو ان کو مارنا مکروہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد5، صفحہ361، دار الکتب، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

سلام کے الفاظ میں اضافہ کرنا

سوال: کیا اس طرح سلام کرنا یا اس کا جواب دینا درست ہے و علیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ و درجاتہ و مغفرتہ؟

USER ID: عبد الوحید قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سلام کرتے ہوئے یا اس کا جواب دیتے ہوئے وبرکاتہ تک کہنا چاہیے اس پر کوئی لفظ زیادہ نہیں کرنا چاہیے کہ ان الفاظ پر زیادتی کرنا مناسب نہیں۔ شعب الایمان میں ہے: "سلم علیه رجل، فقال: سلام علیك ورحمة الله وبركاته ومغفرته، فانتهره ابن عمر، وقال: حسبك إذا انتهيت إلى وبركاته۔ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو ایک شخص نے یوں سلام کیا: سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ" تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اُسے ڈانٹا اور فرمایا کہ جب تم "وبرکاتہ" تک پہنچ جاؤ، تو اتنا سلام ہی تمہیں کافی ہے۔ (شعب الایمان، جلد 11، فصل فی کیفیۃ السلام، صفحہ 247، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لا ینبغی أن یزاد علی البرکات شیء، قال ابن عباس رضی اللہ عنهما لکل شیء منتهی ومنتهی السلام البرکات، کذا فی المحیط" ترجمہ: "برکاتہ" کے بعد کسی حرف کا اضافہ کیا جانا مناسب نہیں۔ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک انتہاء ہے اور سلام کی انتہاء صیغۂ "برکات" پر ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد 5، الباب السابع فی السلام، صفحہ 325، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

1087 الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سود خور کے ہاں میلاد کا لنگر کھانا

سوال: سود خور کے ہاں میلاد شریف کا لنگر کھانا کیسا ہے؟

شکیل کھوکھر USER ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جب تک یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ بعینہ مال حرام سے میلاد کا لنگر کھلا رہا ہے کھانا جائز ہے مگر کھانے سے بچنا بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے "جائز بایں معنی تو ہے کہ کھائے گا تو کوئی شئ حرام نہ کھائی جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شئ جو میرے سامنے آئی بعینہ حرام ہے۔ بہ ناخذ مالم نعرف شیا حرام بعینہ نص علیہ محرر المذھب الامام محمد رحمہ اللہ تعالی کمافی الذخیرہ وغیرھا. ترجمہ: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین شے کے حرام ہونے کو پہچان نہ لیں چنانچہ مذہب قلمبند کرنے والے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت فرمائی ہے جیسا کہ ذخیرہ وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ مگر احتراز اولی خصوصا جب کہ غالب حرام ہو خروجا عن الخلاف وکمافی ردالمحتار عن الذخیرۃ عن الامام ابی جعفر احب الی فی دینہ ان لا یاکل ویسعہ حکما ان لم یکن ذلک الطعام غصبا اور شوۃ ترجمہ: تاکہ اختلاف سے نکل جائیں جیسا کہ فتاوی شامی میں ذخیرہ کے حوالے سے امام ابو جعفر سے روایت کیا ہے کہ آدمی کے دین کے معاملے میں یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ نہ کھائے جبکہ حکم میں اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ بعام مال غصب شدہ اور شوت وغیرہ سے نہ ہو الخ۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد 21 صفحہ 627، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

کارٹونز میں عورت کی آواز

سوال: کیا عورت کسی بھی کارٹون ویڈیوز کے پیچھے اپنی آواز لگا کر اپلوڈ کر سکتی ہے؟

USER ID شکیل کھوکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

کارٹون میں عورت کا اپنی آواز لگانا منع ہے اور اگر نغمہ بھری آواز ہو تو ناجائز ہے کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 240، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

www.arqfacademy.com

Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

Phone No:+923471992267

1089

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

وکالت کے پیشے کا حکم

سوال: وکالت کا پیشہ کیسا ہے شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں؟

USER ID: ارشد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

وکالت کا پیشہ فی نفسہ جائز ہے جبکہ کسی کی ناحق طرف داری، جھوٹ، دھوکادہی، خلافِ شریعت فیصلہ کروانے، ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنانے، ناحق کسی کا حق دبانے وغیرہ ناجائز کاموں سے بچتے ہوئے کام کرے اور وکیل شرعی تقاضوں کے مطابق مقدمہ لڑنے کے معاہدے کی اجرت بھی لے سکتا ہے۔ امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "اذا وكل الرجل بالخصومة فی شئ فهو جائز لانه يملك المباشرة بنفسه فيملك هو صكه الى غيره ليقوم فيه مقامه وقد يحتاج لذلك اما لقلة هدايته او لصيانة نفسه عن ذلك الابتذال فی مجلس الخصومة وقد جرى الرسم على التوكيل على ابواب القضاء من لدن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى يومنا هذا من غير نكير منكر وزجر زاجر" ترجمہ: جب کوئی شخص کسی جھگڑے میں وکیل بنائے تو یہ جائز ہے کیونکہ وہ خود یہ کام کر سکتا ہے تو کسی اور سے کروانے کا اختیار بھی رکھتا ہے تاکہ دوسرا اس کے قائم مقام ہو جائے، بسا اوقات وکیل بنانے کی ضرورت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ مؤکل کو پوری سمجھ نہیں ہوتی یا کورٹ میں ذلت سے بچنا مقصود ہوتا ہے۔ بہر حال فیصلوں میں وکیل بنانے کا جواز نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ سے آج تک بغیر کسی انکار کے رائج ہے۔

(مبسوط سرخسی، ج19، ص6)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1090

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

الو کو منحوس سمجھنا

سوال: کیا الو منحوس پرندہ ہے؟

USER ID: ارسلان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اسلام میں کسی شخص، جگہ، چیز یا وقت کو منحوس جاننے کا کوئی تصور نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں لہذا، الو کو منحوس سمجھنا درست نہیں الو کو منحوس سمجھنے کی حدیث پاک میں صراحتا نفی کی گئی ہے۔ بخاری شریف میں ہے: عن ابی هريرة رضی الله عنه، عن النبی صلى الله علیه و سلم، قال: لا عدوی ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیماری کا اڑ کر لگنا اور بد شگونی الو اور صفر کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا ھامہ، رقم الحدیث 5757)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
1091

بد نگاہی کا انجام

سوال: موبائل پر گندی ویڈیوز دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: ارسلان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بد نگاہی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور اس کی بہت سی وعیدیں مروی ہیں۔ ہدایہ میں ہے: جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کرڈالا جائے گا۔" (ھِدایہ، جلد2، صفحہ368،)

مکاشفۃ القلوب میں منقول ہے: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب، صفحہ10)

حضرتِ علامہ اَبُو الْفَرَج عبدُ الرَّحمٰن بن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔ (بَحرُ الدُّموع، صفحہ ۱۷۱)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
8 ربیع الاول 1445ھ 26 ستمبر 2023ء

بیوی کو حور کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بیوی کو حور کہنا یا حور سے تشبیہ دینا کیسا ہے؟

USER ID: احقر العباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

لفظِ حور کا معنی خوبصورت عورت جس کی آنکھوں کی پتلیاں اور بال بہت سیاہ ہوں اور اس اعتبار سے حور کا مطلب خوبصورت عورت بنتا ہے، لہٰذا بیوی کو حور سے تشبیہ دینا یا حور کہنا خوبصورتی کے لیے ہو تو جائز ہے کوئی حرج نہیں۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ میں حور کا معنی ہے: حُور [جمع]: حَوراءُ: نساء الجنّۃ نساءٌ بیض أو شدیدات بیاض العین مع شدّۃ سواد الحدقۃ، ترجمہ: حور حوراء کی جمع ہے حوراء یعنی جنتی عورتیں، ایسی عورتیں جو سفید ہوں اور آنکھوں کی سفیدی زیادہ ہونے کے ساتھ آنکھ کی پتلیاں بھی بہت سیاہ ہوں۔ (معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، جلد 1، صفحہ 579)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

9 ربیع الاول 1445ھ 27 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

1093

عورت کا مردانہ جوتا پہننا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ واش روم میں جانے کے لیے عورت مرد کی چپل پہن سکتی ہے یا نہیں؟

USER ID: حسنین رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ وہ جوتا جو مرد کے لیے مخصوص ہو عورت کا اسے پہننا جائز نہیں ایسے ہی عورت کے لیے مخصوص مردانہ جوتا پہننا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرمایا: ناجائز (ہے)۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لعن اللہ المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء، رواہ الائمۃ احمد والبخاری وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما۔ اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ (ائمہ کرام مثلا امام احمد بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔)۔۔۔ بلکہ بحمد اللہ تعالی خاص اس جزئیہ میں حدیث حسن وارد، سنن ابوداؤد میں ہے: قیل لعائشۃ ان امرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والرجلۃ من النساء۔ یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی مردانی عورتوں پر۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 173، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

1094

مسلمانوں کا راکھی باندھنا، بندھوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کا راکھی باندھنا اور بندھوانا کیسا ہے؟

USER ID: حسنین رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمانوں کے لیے راکھی باندھنا، بندھوانا ناجائز و حرام ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کا قومی شعار ہے اور غیر مسلموں کے قومی شعار کو اپنانا، ناجائز و حرام ہے۔ حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: جن مسلمان عورتوں نے ہندوؤں کو یہ ڈورا باندھا یا جن مسلمان مردوں نے ہندو عورتوں سے یہ ڈورا بندھوایا فاسق و فاجر گنہگار مستحق عذاب نار ہوئے لیکن کافر نہ ہوئے اس لیے کہ یہ راکھی بندھن پوجا نہیں ان کا قومی تہوار ہے اور ان کا یہ قومی شعار ہے مذہبی شعار نہیں کسی بھی کافر کے قومی شعار کو اختیار کرنا حرام و گناہ ہے جیسے ہولی کھیلنا ہاں کسی کافر کے مذہبی شعار کو اختیار کرنا ضرور کفر ہے مذہبی شعار کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز ان کے مذہب میں عبادت ہو یا وہ چیز ان کے مذہب کی علامت ہو جیسے چوٹی رکھنا زنار باندھنا اور راکھی باندھنا نہ تو ان کے مذہب میں عبادت ہے اور نہ ہی ان کے مذہب کی رو سے ان کی مذہبی علامت یہ ایک وقتی رسم ہے۔

(فتاوی شارح بخاری: کتاب العقائد باب الفاظ الکفر ج 2 ص 566)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1095

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مصافحہ کر کے اپنا ہاتھ چومنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی کو سلام کر کے اپنا ہاتھ چومنا کیسا ہے؟

USER ID: ظہیر عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی کے ساتھ مصافحہ کر کے اپنا ہاتھ نہیں چومنا چاہیے کیونکہ اس طرح اپنا ہاتھ چومنا مکروہ ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: (وأما الکلام فی تقبیل الید) فإن قبل ید نفسہ لغیرہ فھو مکروہ ترجمہ: اور بہر حال ہاتھوں کو چومنے کے متعلق کلام پس اگر اس نے اپنا ہاتھ کسی اور کے لیے چوما تو یہ مکروہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ، الباب الثامن والعشرون، جلد 5، صفحہ 369، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

12 ربیع الاول 1445ھ 29 ستمبر 2023ء

مرد کے لیے سونے چاندی کے بٹن لگانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مرد کے لیے سونے چاندی کے بٹن لگانے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: شہزادہ مہرعلی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد کے لیے بغیر زنجیر والے سونے یا چاندی کے بٹن لگانا جائز ہے جبکہ زنجیر والے سونے چاندی کے بٹن لگانا جائز نہیں کہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے اور مرد کے لیے زیور حرام ہے۔ علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ در مختار میں فرماتے ہیں "لاباس بازرار الدیباج والذھب" ترجمہ: ریشم اور سونے کے بٹن لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحہ جلد9، صفحہ 586، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا، جائز ہے، جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے یعنی جبکہ بٹن بغیر زنجیر ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو ان کا استعمال ناجائز ہے کہ یہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے، جس کا استعمال مرد کو ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ415، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

14 ربیع الاول 1445ھ/1 اکتوبر 2023ء

متفرقات

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

1097

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

عمامے کے سات (7) رنگ

سوال: حضور ﷺ سے کون کون سے رنگ کا عمامہ شریف پہننا ثابت ہے ؟دلیل کے ساتھ بیان کریں۔

USER ID:ظہور قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُدا جُدا مواقع پر مختلف رنگ کے عماموں کو سرِ اَنور چومنے کی سعادت بخشی، ان میں سات رنگ یہ ہیں: (1) سیاہ (مسلم، ص708، حدیث:1358)

(2) حَرقانی (ہلکا سیاہ۔) (نسائی، ج 1، ص846، حدیث:5353)

(3) زرد (ابن عساکر، ج18، ص354)

(4) زعفرانی (سبل الھدی، ج7، ص273)

(5) سفید (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38)

(6) دھاری دار سرخ (ابوداؤد، ج1، ص82، حدیث:147)

(7) سبز (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38)

نوٹ: ثابت شدہ رنگوں میں بھی بسا اوقات شرعی مصلحتوں کی بنا پر کسی خاص ایام میں یا خاص مقام پر کسی خاص رنگ کا لباس یا عمامہ شرعاً ممنوع ہو سکتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت

سوال: جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے کیا اس سے حساب، کتاب نہیں ہوتا؟

USER ID: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والے مسلمان کے لیے عذاب قبر سے محفوظ رہنے کی بشارتیں احادیث میں مروی ہیں لہذا جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات میں انتقال کر جائے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ بندہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ سنن ترمذی میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما من مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة إلا وقاه الله فتنة القبر ترجمہ: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہو مگر یہ کہ اللہ پاک اسے قبر کے فتنے سے محفوظ فرمالے گا۔ (سنن ترمذی، أبواب الجنائز باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ ،الحدیث 1074)

مصنف ابن عبد الرزاق میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من مات ليلة الجمعة، أو يوم الجمعة، برئ من فتنة القبر، ترجمہ: جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرے وہ قبر کے فتنے سے محفوظ ہے۔
(مصنف ابن عبد الرزاق، باب من مات یوم الجمعۃ، ج:3، ص:550، ط: دار التاصیل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

1099

دودھ پینے کی عمر میں کلام کرنے والے بچے

سوال: دودھ پینے کی عمر میں کون سے تین بچوں نے کلام کیا؟

USER ID: عبد القیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

دودھ پینے کی عمر میں تین سے زائد بچوں کا کلام کرنا ثابت ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ چند شیر خوار بچوں نے کلام کیا ہے۔(1) حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (2) ہمارے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیدا ہوتے ہی حمدِ الٰہی کی۔ (3) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔(4) حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا۔(5) حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (6) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (7) اس عورت کا بچہ جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی اور وہ بے گناہ تھی۔ (8) خندق والی مصیبت زدہ عورت کا بچہ یعنی اَصحابِ اُخدود۔ (9) حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی کنگھی کرنے والی کا بچہ۔(10) مبارک یمامہ، جس نے پیدا ہوتے ہی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے گواہی دی۔(11) جریج راہب کی گواہی دینے والا بچہ۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 صفر المظفر 1445ھ 16 جولائی 2023ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

1100 الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

خانہ کعبہ کی پہلی تعمیر کا وقت

سوال: خانہ کعبہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت تھا یا کب تعمیر ہوا؟

USER ID: کوثر راجہ جنگو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اللہ کی عبادت کے لیے روئے زمین پر سب سے پہلا گھر بیت اللہ مقرر ہوا تاریخی حیثیت سے دیکھا جائے تو بقول علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ خانہ کعبہ کی تعمیر 10 مرتبہ ہوئی سب سے پہلی تعمیر سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل فرشتوں نے کی۔ فرمان باری تعالی ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ(96) ترجمہ: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔

(القرآن، پ4، ال عمران:96)

تفسیر خازن میں ہے: حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل سب سے پہلے خانہ کعبہ فرشتوں نے تعمیر کیا۔

(تفسیر خازن، جلد1، صفحہ 275، پ4، ال عمران، تحت الآیۃ96)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1445ھ 22 ستمبر 2023ء